خدام الاحمدیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب کا منظر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح فرمارہے ہیں - آپ نے خدام کو افتتاحی خطاب سے نوازا -

مکرم عبدالرشید صاحب غنی ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس کی رپورٹ پیش کر رہے ہیں

افتتاحی اجلاس میں خدام اور حاضرین اجلاس کی کاروائی سن رہے ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
استبقوا الخیرات
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اسکو پسند آئیں"
(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد

جلد ۲۰ | احسان، وفا ہش ۱۳۵۳ | شمارہ ۹

جون - جولائی ۱۹۷۴ء

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

فہرست

• امتحان کا وقت (اداریہ) صفحہ ۲
• جماعت احمدیہ کی نئی نسل کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر نئی عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی اہلیت پیدا کریں !! (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس میں اختتامی خطاب ۴
• خدام الاحمدیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی مفصل رپورٹ ۱۱
• سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا مجلس وار گوشوارہ ۱۸
• سالانہ تربیتی کلاس میں شمولیت کا ضلع وار گوشوارہ ۲۳
• تربیتی کلاس کے تاثرات ۲۴
• تربیتی کلاس میں انعامات حاصل کرنیوالے خدام کی فہرست ۲۵
• رپورٹ سائیکل سفر راولپنڈی تا ربوہ ۳۰
• اخبار مجالس ۳۷

پبلشر :- محمد شفیق قیصر پرنٹر : سید عبدالحی
مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ
سالانہ چندہ : سات روپے
قیمت فی پرچہ :- ستر پیسے !

اداریہ

امتحان کا وقت

الٰہی جماعتوں پر مشکل اوقات آیا ہی کرتے ہیں۔ ان کی منزل یقینی ہوتی ہے لیکن راستہ بہت کٹھن، قدم قدم پر ایمان و یقین کی آزمائش اور منزل بہ منزل شدائد و مشکلات کی پُرخار وادیاں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انہی پُرخار اور دشوار گزار وادیوں سے گزر کر، معرکہ ہائے حق و باطل کی آزمائش میں فتحیاب ہوتے ہوئے اور شاہراہِ ہدایت پر جگہ جگہ حق و صداقت اور قربانی و ایثار کی شمعیں فروزاں کرتے ہوئے اہلِ ایمان کا قافلہ ہمیشہ ہی الٰہی وعدوں کے مطابق اپنی منزلِ مراد پر پہنچتا رہا ہے۔ اس راستہ میں کامیابی کے اصول ایمان، استقامت، قربانی، ایثار اور دعا ہیں۔

موجودہ وقت میں ہماری جماعت بھی ایک امتحانی دور سے گزر رہی۔ ان حالات میں امام زمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت ارشادات ہمیں قربِ منزل کا پتہ دیتے ہوئے ایمان اور استقامت کی دولت عطا کرتے ہیں۔ چند ارشادات پیشِ خدمت ہیں۔ پڑھئے اور اپنے ایمانوں جلا دیجئے کہ یہی جلا ایک روز دنیا کے اندھیروں کا تریاق ثابت ہوگی انشاء اللہ۔

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو ...... اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو ...... سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو ...... دیکھو! میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

"جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے

نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے، اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو اُن کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے

(کشتی نوح صہ۱۵)

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا لیکن وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دُنیا اُن سے سخت کراہت سے پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔"

(الوصیت صہ۹)

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن!

(درثمین)

جماعت کی نئی اور نوجوان نسل کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر نئی عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی اہلیت پیدا کریں !!

عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ان ذمہ داریوں کے بوجھ کے مقابلہ میں ان کی طاقتوں اور بشاشتوں میں اضافہ کرتا چلا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقدہ اکیسویں (۲۱) سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر مورخہ ۲ ہجرت ۱۳۵۳ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۷۴ء ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) میں جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے ——— (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے افسوس ہے کہ بیماری کی وجہ سے میں اس سے قبل آپ سے مل نہیں سکا نہ باتیں کر سکا ہوں۔ کئی سال سے میرے لئے گرمی مستقل بیماری بن گئی ہے۔ گرمی لگ جاتی ہے جس کو انگریزی میں ہیٹ سٹروک (Heat Stroke) کہتے ہیں اور وہ بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔ گرمی کا بھی اثر ہے میں باہر گیا ہوا تھا۔ راولپنڈی میں مجھے (Summer Diarrhoea) سمر ڈائریا جو وبا کی صورت میں پھیلا ہوا ہے اس کا حملہ ہو گیا۔ اس نے بڑا کمزور کر دیا اور کبھی بیچ میں دورانِ سر یعنی چکروں کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے جو کل بہت زیادہ تھی۔ مجھے خوف لاحق ہوا کہ یہاں آج میں آ سکوں گا یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ایک مختصر سی ملاقات کا موقع مل گیا ہے۔

جو بنیادی حقیقت ایک احمدی زندگی کی ہے وہ ہمارے اور آپ کے سامنے ہے۔

بڑے اہم کام

ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔ بڑی وزنی ذمہ داریاں ہیں جو ہم پر ڈالی گئی ہیں۔ بہت بوجھ ہیں جنہیں اٹھانے کی ہمیں تلقین کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے۔ اگر صرف یہ بات ہوتی تو ہمارے دل دھڑکنے لگتے اور خوف ہم پر طاری ہوتا۔ لیکن جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت

کامل سے ایک احمدی کو اس آخری انتہائی جنگ کے لئے منتخب کیا جو اس زمانہ میں ہونے والی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے اسلام ساری دنیا پر غالب آنے والا تھا وہاں اس نے

ہمیں یہ خوشخبری بھی دی

کہ تمہارے اوپر بوجھ تو بہت ڈالا جا رہا ہے لیکن جتنا بھی بوجھ ڈالا جائے اور حالات تم سے جتنی بھی قربانیوں کا مطالبہ کریں گے اتنی ہی طاقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں دے دی جائے گی۔ اب دیکھو! میرے اس زمانہ خلافت میں سب سے پہلے ایک تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں ہوئی۔ کچھ خدمت انسانی کے کام اور کچھ بھلائیوں کے تسلسل کو قائم رکھنے کا کام ذہن میں تھا اور کچھ قربانی اس وقت جماعت نے تین سال سے کچھ زائد عرصہ میں دی (تقریباً ۳۷ لاکھ) اس کے بعد

نصرت جہاں کا منصوبہ

اللہ تعالیٰ نے ذہن میں ڈالا اور اس کیلئے جماعت نے علاوہ دیگر چندوں کے ۵۳ لاکھ سے کچھ زائد رضا کارانہ اور طوعی مالی قربانی میں حصہ لیتے ہوئے رقم جمع کی اور ۱۹۷۳ء کے اس منصوبہ کے بعد ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر جو صد سالہ جوبلی اور دوسری صدی کے استقبال کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا گیا۔ اس کے لئے جیسا کہ الفضل میں آپ پڑھ چکے ہونگے یا آپ کے علم میں لایا جانا چاہیئے تھا (کیونکہ جماعت پر جو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں جماعت کے بڑے چھوٹے مرد وزن کو اس کا علم ہونا چاہیئے) میری طرف سے

اڑھائی کروڑ روپے کا اعلان

ہوا تھا۔ اور پھر جوں جوں حالات واضح ہوتے گئے اور میں نے جماعت میں جذبہ دیکھا میں نے اپنے اندازے لگائے۔ دعاؤں کے بعد اس وقت۔ جلسہ سالانہ پر بھی میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کر دیا تھا کہ اگرچہ اڑھائی کروڑ روپے کی میں اپیل کرتا ہوں لیکن مجھے امید ہے کہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ یہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں میرا اندازہ تھا۔ لیکن دسمبر ۱۹۷۳ء کے بعد اپریل تک چار مہینے گزرے ہیں اس عرصہ میں جوں جوں حالات سامنے آتے رہے اور دعاؤں کی توفیق بھی ملتی، خواہش بھی بڑھتی گئی اور جماعت کا جذبہ بھی بڑھتا گیا۔ مشاورت کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک خوشخبری دی تھی اور اسی کی تائید میں جماعت کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا صالحہ کے ذریعہ خوشخبریاں دیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اور مشاورت پر میں نے اعلان کیا کہ غالباً ۹ کروڑ ۳۵ لاکھ کے وعدے آچکے ہیں اور اب اس سے بڑھ گئے ہیں جس کا اعلان میں کل انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ میں کر دوں گا۔ بہر حال نو کروڑ سے اوپر وعدے مشاورت کے موقعہ پر پہنچ گئے تھے۔

اتنے تھوڑے عرصہ میں یعنی تین سال کے اندر بیس گنا زیادہ ترقی کر جانا اور پچھلے تمام ریکارڈ

توڑ دینا خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ آپ یہاں کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اگر کھیلوں کی زبان میں بات کریں تو کوئی پانچ فیصد سے، کوئی دو فیصد سے، کوئی ایک فیصد سے اور کوئی اعشاریہ کچھ فیصد کے فرق سے ریکارڈ توڑا کرتا ہے لیکن جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیس گنا یعنی دو ہزار فیصد یعنی سَو کے مقابلہ میں دو ہزار کی نسبت سے اپنے طوعی اور رضاکارانہ

جذبہ اور ایثار کا مظاہرہ

کیا اور ۳۵ لاکھ سے بڑھ کر مشاورت پر یہ رقم ساڑھے نو کروڑ تھی جو اَب بڑھ چکی ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ جو بوجھ اُٹھانے کی توفیق عطا کرتا ہے وہ ہمیں بتا رہا ہوتا ہے کہ کس نسبت سے بوجھ ہم پر زیادہ ڈالا گیا ہے۔ جہاں یہ حقیقت ہے کہ نصرت جہاں منصوبہ کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو محض اپنے فضل سے (نہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں) سَو کے مقابلہ میں دو ہزار یعنی ۲۰ سَو فیصد زیادہ قربانیوں کی توفیق دی تو اس اصول کے مطابق جو مَیں نے ابھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ جتنا بوجھ ڈالتا ہے اس کے مطابق توفیق اور طاقت بھی عطا کرتا ہے۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جو قربانیاں ہم نے دی ہیں اور جو بوجھ ہم پر ڈالا گیا ہے جس کے نتیجہ میں عام مالی قربانی کے علاوہ ہم نے قربانی دینی اور ایثار کا اظہار کرنا ہے اور جو ہم نے جد و جہد کرنی ہے وہ سنہ ۴۴ء کے مقابلہ میں اس زمانہ میں جس میں ہم داخل ہو چکے ہیں بیس گنا زیادہ ہے یعنی اس میں ۲۰ سو فیصدی اضافہ ہوا ہے۔

عمر کے لحاظ سے اس کا اثر ہماری جماعت پر دو قسم کا پڑتا ہے۔ ایک وہ لوگ ہیں جو بلوغت کو پہنچنے کے بعد جماعت احمدیہ کے

ایک عظیم انقلابی جہاد

میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کو پہلے سے بیس گنا زیادہ قربانی کے ساتھ اور جذبہ کے ساتھ اور عزم کے ساتھ اس جہاد میں حصہ لینا پڑے گا۔ یہ تیار ہیں کیونکہ اتنی طاقت ہمیں مل گئی۔ جہاں ہم بوجھ دیکھتے ہیں اسکے مقابلہ میں ہم خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ امید رکھتے ہیں کہ جماعت کو اتنی زیادہ توفیق مل جائیگی اور جب ہم توفیق دیکھتے ہیں تو جو اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیتا ہے اور ہماری نظر کے سامنے آتی ہے اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اسی نسبت کے ساتھ ہم پر زیادہ بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنایا اور وہ منصوبہ ہے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا۔ وہ منصوبہ یہ ہے تمام ملکوں اور ان میں بسنے والے انسانوں کے دل جیت کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دینے کا۔ یہ اتنا زبردست منصوبہ ہے کہ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور آج پھر کہتا ہوں، آپ کے کانوں میں بار بار یہ بات ڈالنا چاہتا ہوں کہ آدمؑ کی پیدائش کے بعد سے اتنا بڑا منصوبہ کبھی نہیں بنایا گیا۔ آدمؑ سے لے کر آج تک اتنی زبردست جنگ (روحانی جنگ، مادّی

ہتھیاروں سے نہیں) شیطانی قوتوں کے خلاف نہیں
لڑی گئی جتنی اس زمانہ میں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا زمانہ ہے لڑی جانے والی ہے۔

ہمارا سپہ سالار، ہمارا سپریم کمانڈر، ہمارا
ہادی ہمیں راہِ راست دکھانے والا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں۔ باقی جس طرح سپریم کمانڈر کے ماتحت ایک
زمانہ میں مختلف محاذوں پر مختلف جرنیل لڑ رہے ہوتے
ہیں مثلاً ہمارے ہاں اس وقت پاکستان کی بری فوج
کو جو دنیوی فوج ہے پانچ حصوں میں تقسیم کر کے پانچ
کور کمانڈرز مقرر کئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ فضائیہ
کا ایک انچارج ہے اور بحریہ کا ایک انچارج ہے
تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جو کمانڈر انچیف یا سپریم
کمانڈر یا سپہ سالارِ اعظم ہے اس کے اختیارات میں
فرق پڑ گیا یا اس کی کمان اس سے چھین لی گئی ——
یہ مطلب نہیں نکلتا۔ ہم پر مخالف اعتراض کرتے
ہیں اسلئے میں یہ بات آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اس سے
تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو سپریم کمانڈر ہے اس کا مقام
بہت بڑا ہے۔ مثلاً پاکستان میں اگر پانچ کور کمانڈر
ہیں تو امریکہ میں میرے خیال سو کے قریب یقیناً ہونگے۔
پھر جو ہتھیار ہیں اس لحاظ سے فوج کی تقسیم ہے۔
مثلاً بری فوج ہے، فضائیہ ہے، بحریہ ہے۔ اور
اب انسان نے ترقی کی اور نئے نئے ہتھیار بنا لئے
پہلے لڑنے والی فوج کے یہ تین بازو سمجھے جاتے تھے
اور اب دنیا کے بعض ملکوں نے تین کی بجائے پانچ
بازو بنا لئے ہیں۔ میزائیل جو زمین سے اڑ کر جہازوں
کو نشانہ کرتی ہے یا زمین سے زمین پر نشانہ کرتی ہے
وہ اتنی ترقی کر گئی ہے کہ جس طرح فضائیہ کا ایک علیحدہ
بازو ہے میزائل کا بھی علیحدہ بازو بنا لیا گیا ہے اور
ابھی ماضی قریب میں (Rocketry) راکٹری جو
میزائل سے مختلف ہے ایک ملک نے اس کا علیحدہ
بازو بنا لیا اور پانچ بازو ہو گئے۔ جیسے فوج کے تین
بازو تھے اس وقت سپریم کمانڈر کا یا سالارِ اعظم کا
جو مقام تھا وہ دنیاوی لحاظ سے اتنا بڑا نہیں تھا
جتنا بڑا مقام اب اس ملک کے سپریم کمانڈر یا
کمانڈر انچیف کا ہو گیا ہے جس میں تین کی بجائے پانچ
بازو فوج کے ہیں۔

لیکن ہم روحانی جہاد اور روحانی مقابلوں
اور عظیم روحانی جنگ اور روحانی قربانیوں کی بات
کر رہے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت
تک کے لئے روحانی فوجوں کے سالارِ اعظم بنا دیئے
گئے ہیں یعنی آپؐ کو

خاتم النبیین کا لقب

عطا ہوا ہے —— اور آپؐ کے ماتحت جن سالاروں
نے پیدا ہونا تھا ان کی تعداد تین، چار، دس یا دس سو
نہیں بلکہ ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ جب تنزل کے
آثار تھے اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا ہے کہ امتِ محمدیہ میں لاکھوں لاکھ
مقربینِ الٰہی پیدا ہوئے اور مقربِ الٰہی ہی روحانی
فوج کا سالار ہوتا ہے اور اس وقت مہدیٔ معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہو گئے ۔ مسیح دنیا کی
طرف آگئے ۔ اس عظیم جنگ کا معرکہ ـــ جنگ تو
شروع ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ
لیکن ـــ اس جنگ کا آخری معرکہ جس کی شدت
انسانی عقل اپنے تصور میں نہیں لا سکتی ۔ وہ زمانہ آگیا
مہدی آگئے اور اسلام کے اندر شیطان سے جو آخری
معرکہ ہونا تھا اُس کا زمانہ آگیا ۔ اسی لئے ہمارے
چودہ سو سالہ عرصہ میں جو کتب مسلمان علماء اور اولیاء
اور خدا کے برگزیدہ اور مقربین نے لکھی ہیں اللہ تعالیٰ
نے اتنا عظیم مقام ان کو مہدی کا بتایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ
نے اپنے فضل سے خود انہیں علم دیا تھا کہ اس کا مقام
اور شان کیا ہوگی ۔ اتنا عظیم مقام اور شان بتائی ہے
کہ ہم حیران ہوتے ہیں ۔ جب ان کتب کو پڑھتے ہیں
کہ ان بزرگوں کی طرف منسوب ہونے والوں نے
مہدی کا زمانہ تو پایا مگر اُسے شناخت نہیں کیا اور
ان کے جو ہادی اور رہنما تھے جن کی طرف وہ منسوب ہوتے
ہیں انہوں نے مہدی کا زمانہ تو نہیں پایا مگر اُسے
شان اور مقام کے لحاظ سے شناخت کیا اور اس
کی عظمت اور شان کے متعلق اپنی کتب میں لکھا ۔ یہ
جنگ شروع ہو چکی ہے اور جیسا کہ میں پہلے بتا چکا
ہوں اس جنگ میں ، اس آخری معرکہ میں ، جو معرکہ
مہدی موعود نے اسلام کی خاطر اور توحید کو قائم
کرنے کے لئے اور نوع انسانی کے دل جیت کر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دینے
کے لئے لڑنا تھا اس معرکہ میں بھی یہ وقت جس میں ہم
اس جلسہ سالانہ کے بعد داخل ہو گئے ہیں یہ بڑی ہی
اہمیت کا مالک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو
میں دیکھ رہا ہوں اور جو میرے کان آسمانی آواز
سُن رہے ہیں اور جو میری قوتِ شامہ خوشبو سونگھ
رہی ہے وہ یہ ہے کہ جو اس صدی کے یعنی

جماعتِ احمدیہ کی زندگی

کی پہلی صدی کے یہ آخری پندرہ سال ہیں اس
صدی کے یہ پندرہ سال اس لحاظ سے سب سے
اہم ہیں کہ اس صدی میں اس سے قبل وہ تیاری جو
دوسری صدی کے لئے ہمیں پہلی صدی میں کرنی تھی
اتنی شدت اور اتنی وسعت کے ساتھ اور اتنے
بڑے پیمانہ پر کبھی نہیں کی جو ان پندرہ سال کے
اندر ہم نے کرنی ہے اور پھر اس کے ہماری زندگی
کی ـــ اس معرکہ کی زندگی کی (یہ معرکہ جیسا کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور جیسا کہ
قرآن کریم میں اشارے پائے جاتے ہیں قریباً
دو صدیوں اور کچھ سالوں تک پھیلا ہوا ہے)
جو چیز میں دیکھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ پہلی صدی
تیاری کی تھی چنانچہ ہم مثلاً پچاس ملکوں میں چلے گئے
اب اُن

اگلے پندرہ سال میں

ہم امید کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر ملک میں ہم چلے
جائیں گے ۔ ہم پچاس ایسے ملکوں میں چلے گئے جہاں
کے چندے بھی ہمارے رجسٹروں پر آتے ہیں اور

دُنیا کا بہت بڑا حصّہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عظیم جہاد کے احاطہ میں اور دائرہ کے اندر لے لیا ہے۔ لیکن کچھ ملک ابھی ایسے ہیں جہاں اِکّا دُکّا احمدی ہوگا لیکن وہاں جماعتیں نہیں ہیں نہ جماعت فی الحال بن سکتی ہے کیونکہ کوئی ایک احمدی ایک شہر میں اور کوئی دوسرا دو سَو میل دُور۔ مَیں نے بتایا تھا کہ سوڈان میں ایک ہی خاندان ۱۹۳۰ء میں احمدی ہُوا اور وہ ابھی تک احمدی ہے۔ اس کا رابطہ مرکز سے کوئی نہیں تھا اب اچانک ہُوا وہ بھی مغربی افریقہ کے ایک ملک میں۔ تو اس طرح احمدی تو شاید ہر ملک میں ہوگا لیکن جہاں جماعتیں بنائی جا سکیں ایسے حالات میں وہ کام بھی ہم نے ان پندرہ سالوں میں کرنا ہے اور بہت سی تیاری کرنی ہے۔ تو یہ صدی دوسری صدی کے استقبال اور اس کی تیاریوں کی تکمیل کے لئے ہے اور تیاری کے نقطۂ نگاہ سے اس صدی کے یہ سال بہت اہم ہیں۔ آپ خود سوچیں اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی، صحت مند تقویٰ کی بنیادوں پر گزرنے والی زندگی عطا کرے آپ میں سے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ اس صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے تو تیس پینتیس سال کے ہونگے کوئی چالیس سال کی عمر کو پہنچ رہے ہوں گے اور اس صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ بہرحال جو

نئی اور جوان نسل

ہے اس کی ذمہ داریاں بڑوں کی نسبت بہت زیادہ ہیں کیونکہ بڑے تو اپنی عمر کے لحاظ سے اپنے وقت میں اس دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے انعام حاصل کرنے کے لئے دوسری دُنیا میں چلے جاتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے لیکن اکثر نوجوان اور بچے (اطفال بھی یہاں آئے ہوئے ہیں) جس وقت اپنی بھرپور جوانی میں پہنچیں گے اور جس وقت انتہائی قربانیوں کا وقت آئے گا اور وہ اللہ کے فضل سے قربانیاں دے رہے ہوں گے۔ اُن کے اُوپر بڑا بوجھ پڑے گا اسی لئے ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ ہمارے بچے آئیں اور خدام الاحمدیہ کے منتظمین کو اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ صحیح رنگ میں آپ کی تربیت کرنے کی توفیق دے۔ بہت سے مضامین ہیں جو نئے ہیں اسلئے کہ نئے مسائل کو اُن کے ذریعہ ہم نے حل کرنا ہے ان کی طرف معلوم نہیں آپ کو توجہ دلائی گئی ہے یا نہیں۔ مجھے تو افسوس ہے کہ مَیں بیماری کی وجہ سے زیادہ آپ کے پاس نہیں آسکا۔ بہرحال ذمہ داریاں آپ پر بے حد پڑنے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو یہ بشارت دی ہے کہ جتنی بھی زمانہ کے حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر ذمہ داریاں ڈالے گا اُسی کے مطابق اپنے فرشتوں کی افواج کو بھیج کر اور اپنی رحمت کے دروازے آسمانوں سے کھول کر آپ کے لئے ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کی

توفیق و ہمّت حاصل کرنے کے سامان

بھی پیدا کرے گا اور آپ کی طاقتوں میں اضافہ کرے گا

اور کوئی بوجھ جو آپ کے کندھوں پر ڈالا جائے گا وہ ناقابلِ برداشت نہیں ہوگا۔ یہ آپ کبھی نہیں کہیں گے کہ بوجھ تو زیادہ ڈال دیا گیا مگر اس کے مقابلہ میں ہمارے رب نے ہمیں طاقت نہیں دی کیونکہ اسلام کہتا ہے کہ جتنا بوجھ ہمارا رب ہم پر ڈالے گا اُسی کے مطابق ہمیں طاقت بھی دیتا چلا جائے گا۔ اسی کے لئے ہمیں یہ دُعا سکھائی گئی ہے وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہماری طاقت میں تو اضافہ نہ کر لیکن ہمارے بوجھ میں کمی کر دے۔ اس آیت کا یہ مفہوم نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے بوجھ میں تو اضافہ کر لیکن ہماری طاقتوں میں اسی کے مطابق اضافہ کرتا چلا جا اور یہ نسبت قائم رہے کہ جتنی ذمہ داری ڈالی گئی اتنی طاقت بھی دیدی گئی۔ اس کے لئے یہ دُعا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو اسلام اور احمدیت کی روح کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور آپ کے دلوں میں یہ بشاشت بھر دے کہ اس دنیا کی قربانیاں اور تکالیف کو برداشت کرنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مقابلہ میں کوئی چیز ہی نہیں۔ اور ہر قربانی دیکر ہر چیز اس کے حضور پیش کر کے عاجزانہ اس کے سامنے جھکتے ہوئے اُس سے دُعائیں کرتے رہیں۔ ہم بھی اور آپ بھی یعنی بڑی نسل بھی اور چھوٹی نسل بھی، سب مرد و زن عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق جتنی جتنی ہماری ذمہ داریاں بڑھاتا چلا جائے اور ہمارے بوجھوں کو اور بھی بوجھل کرتا چلا جائے اسکے مقابلہ میں اُسی کے مطابق ہماری طاقتوں میں اضافہ کرنے والا ہو، ہماری بشاشتوں میں اضافہ کرنے والا ہو۔

گزشتہ تین ساڑھے تین سال میں جماعت احمدیہ پر (چونکہ اس منصوبہ کے ماتحت نئی ذمہ داریاں پڑنے والی تھیں) میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں گنا زیادہ اپنا فضل کیا اور یہ فضل نمایاں کر کے آپ کے سامنے کر دیا۔ آپکے دل اُسکی حمد سے بھر گئے اور آپکے سر اسکے آستانہ پر پہلے سے بھی زیادہ جُھک گئے لیکن وہ جو آپ کو پہچانتے نہیں اور آپ کی مخالفتوں میں لگے ہوئے ہیں وہ پہلے سے بیس گنا سے بھی زیادہ گھبرا گئے کہ یہ کیا ہوگیا۔ اور

عجیب و غریب باتیں

انہوں نے ایسی کرنی شروع کی ہیں جو نہ عقل کے معیار پر پُوری اُترتی ہیں، نہ انصاف کے معیار پر پُوری اترتی ہیں، نہ اخلاق کے معیار پر پُوری اُترتی ہیں، نہ تقویٰ کے معیار پر پوری اُترتی ہیں، نہ انسانیت کے معیار پر پُوری اُترتی ہیں اُن کیلئے بھی دعائیں کریں کہ خدا نے آپکے دل میں کسی شخص کی دشمنی نہیں پیدا کی بلکہ آپ حقیقی معنی میں وہ قوم ہیں جو صحابہ کرامؓ کے بعد حقیقتاً اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے مصداق دنیا کی بھلائی اور بہبود کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور نباہنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضلوں کا زیادہ سے زیادہ وارث بنائے۔ آؤ اب دُعا کر لیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ مئی ۱۹۷۴ء)

رپورٹ اکیسویں (۲۱) سالانہ تربیتی کلاس (پندرہ روزہ) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

منعقدہ ۱۹/ شہادت ۱۳۵۳ ہش / اپریل ۱۹۷۴ء تا ۳/ ہجرت ۱۳۵۳ ہش / مئی ۱۹۷۴ء

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی ایک اہم غرض خدام کے دینی علوم کے معیار کو بلند کرنا ہے۔ اس غرض کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے ہر سال ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کی جاتی ہے جس میں شامل ہونے والے خدام و اطفال کو قرآن کریم، حدیث، فقہ، کلام، قواعد عربیہ اور ردِّ عیسائیت وغیرہ علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ امسال یہ کلاس مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں ۱۹/ شہادت ۱۳۵۳ ہش / اپریل ۱۹۷۴ء تا ۳/ ہجرت ۱۳۵۳ ہش / مئی ۱۹۷۴ء منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کلاس کے بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ہو۔

رابطہ مجالس

دوران سال عموماً اور تاریخوں کی منظوری کے بعد مجلس مرکزیہ نے سرکلرز، خطوط اور خصوصی دوروں کے ذریعہ خصوصاً مجالس سے نمائندے بھجوانے کے لئے رابطہ قائم کئے رکھا اور سیدنا حضرت امیر المومنین کے ارشاد کی تعمیل کی طرف توجہ دلاتی رہی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ امسال کلاس میں ۳۰۶ مجالس کے ۴۹۱ نمائندوں نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال ۲۹۶ مجالس کے ۴۴۰ نمائندے شریک ہوئے تھے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ امسال شامل ہونے والی مجالس اور نمائندگان ہر دو لحاظ سے مجلس کا قدم ترقی کی طرف رہا۔

منتظمین تربیتی کلاس

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے درج ذیل احباب کو تربیتی کلاس کے مختلف انتظامات سپرد فرمائے:-

۱- مکرم عبد الرشید غنی صاحب	ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس
۲- " اللہ بخش صاحب شاہد	" رابطہ

۳۔ مکرم مبارک احمد صاحب خالد　　ناظم رجسٹریشن، حاضری و استقبال

۴۔ ״ مبارک احمد خان صاحب　　״ رہائش۔ روشنی و صفائی۔

۵۔ ״ مبارک احمد صاحب طاہر　　״ نظم و ضبط

۶۔ ״ حمید احمد صاحب خالد　　״ آب رسانی

۷۔ ״ شیخ مبارک احمد صاحب　　״ خوراک

۸۔ ״ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی　　״ طبی امداد

۹۔ ״ لئیق احمد صاحب طاہر　　״ تدریس

۱۰۔ ״ محمد اسلم صاحب صابر　　״ تربیت

۱۱۔ ״ جمیل الرحمن صاحب رفیق　　״ مشق تقاریر

۱۲۔ ״ مرزا محمد الدین صاحب ناز　　״ کھیل۔ ورزش

۱۳۔ ״ محمد شفیق صاحب قیصر　　״ عملی پروگرام (پیدل گروپ)

۱۴۔ ״ عبدالرزاق صاحب　　״ ״ ״ (سائیکل گروپ)

نصاب تربیتی کلاس

۱۔ قرآن کریم:۔ پہلا پارہ مع ترجمہ و تفسیر

۲۔ حدیث:۔ احادیث الاخلاق

مضامین:۔ تدوین حدیث۔ مقام حدیث

۳۔ فقہ:۔ عمومی تعارف۔ نماز با ترجمہ۔ مسائل نماز۔ معاملات

۴۔ کلام:۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح۔ ختم نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مشہور اعتراضات کے جوابات۔ خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بر موقع تربیتی کلاس ۱۹۷۲ء)

۵۔ قواعد عربیہ:۔ افعال اور ضمائر کا تعارف۔ قرآن مجید سے چیزوں کے نام۔

۶۔ ردّ عیسائیت:۔ عمومی تعارف۔ ردّ تثلیث۔ ردّ کفارہ۔ تحریف بائیبل۔ حضرت مسیح ناصری کی صلیبی موت کے ردّ میں جدید تحقیق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق بائیبل کی بشارات۔ فالمود کی پیشگوئی۔

۷۔ مطالعہ :۔ کشتی نوح۔ شمائل احمدؐ۔ دینی معلومات۔

۸۔ حفظ :۔ سورۃ التین۔ الانشراح۔
چہل حدیث میں سے دس احادیث۔
ادعیۃ الرسولؐ میں سے دعائے نماز جنازہ سمیت پانچ دعائیں۔
چالیس فقرے عربی زبان کے۔

۹۔ صحت و صفائی سے متعلق احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

افتتاح :۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری ـــــ ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے مورخہ ۱۹ ار شہادت ۱۳۵۳ ہش بروز ہفتہ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح کے وقت ۲۱۸ مجالس کے ۳۲۲ نمائندے حاضر تھے۔ آپ نے افتتاحی خطاب میں طلبہ کو مفید نصائح سے نوازا اور قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق کلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ آخر میں آپ نے طلبہ کو کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔

روزانہ پروگرام

کلاس کے روزانہ پروگرام میں اس امر کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے کہ کلاس کے ایام میں خدام و اطفال زیادہ سے زیادہ مصروف رہیں تاکہ ان مختصر ایام میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں اور خدام اطفال کی علمی و عملی تربیت احسن رنگ میں ہو۔ چنانچہ صبح ۴ بجے نماز تہجد کے لئے بیدار ہو کر جملہ طلبہ نماز تہجد باجماعت ادا کرتے رہے۔ نماز فجر کے بعد درس پھر ۵:۰۰ سے ۵:۴۵ تک نمائندگان کی ورزش کا اہتمام کیا گیا تھا اور ساڑھے سات بجے ناشتہ سے فارغ ہو کر طلبہ کلاس کی تیاری کرتے اور کلاس کا تدریسی پروگرام شروع ہو جاتا تھا جو پونے بارہ بجے دوپہر تک جاری رہتا۔ نماز عصر کے بعد روزانہ علماء سلسلہ علمی و تربیتی مضامین پر خطاب فرماتے۔ پونے چھ بجے شام سے خدام و اطفال مختلف کھیلوں میں شامل ہوتے اور نماز مغرب روزانہ مسجد مبارک میں ادا کرتے رہے۔ عشاء کے بعد عموماً محترم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ طلبہ کو چند منٹ مفید نصائح سے نوازتے۔ اس کے بعد ۹ بجے شام سونے کی اجازت تھی۔ تاکہ جلد سو کر تہجد کے لئے جلد بیداری ہو سکیں۔

انتظام تدریس :۔ تدریس کے اوقات میں درج ذیل احباب نہایت محنت سے اپنا اپنا مضمون پڑھاتے

رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو احسن جزا سے نوازے۔ آمین

۱۔ قرآن کریم — مکرم مولوی لئیق احمد صاحب طاہر
۲۔ حدیث — " مولانا غلام باری صاحب سیف
۳۔ کلام — " " عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد حکیم اللہ بخش صاحب شاہد
۴۔ فقہ — " مولوی عبدالباسط صاحب شاہد سابق مبلغ انچارج تنزانیہ
۵۔ ارشادات نبوی — " مولانا منیر احمد صاحب عارف
۶۔ درس ملفوظات — " مہتممین مرکزیہ
۷۔ ردِ عیسائیت — " جمیل الرحمٰن صاحب رفیق سابق مبلغ انچارج کینیا
۸۔ مشق تقاریر — " جمیل الرحمٰن صاحب رفیق " " " "
۹۔ قواعد عربی — " مرزا محمد الدین صاحب ناز بد وغیرہ جامعہ احمدیہ

تربیتی تقاریر

نماز عصر کے بعد تربیتی تقاریر کے لئے وقت مقرر ہوتا تھا۔ چنانچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درج ذیل علماء نے مندرجہ ذیل عناوین پر خطاب فرمایا:۔

۱۔ قبولیتِ دعا۔ ہستی باریتعالیٰ کا ایک ثبوت — مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۲۔ برکاتِ خلافت — " شیخ مبارک احمد صاحب
۳۔ کاسرِ صلیب علیہ السلام کے کارنامے — " مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری
۴۔ سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (پاکیزہ جوانی) — " مولانا غلام باری صاحب سیف
۵۔ سیرت حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ — " " سید کمال یوسف صاحب
۶۔ ذکرِ حبیبؑ — " مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل
۷۔ خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں — " عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۸۔ ہماری جدوجہد کا نصب العین — " صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۹۔ مسلمان فرقوں کا تعارف — " مولانا دوست محمد صاحب شاہد

مجلس سوال و جواب

یکم اور دو ہجرت (مئی) کو مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں درج ذیل علماء کرام نے طلبہ کے سوالوں کے جوابات دیئے:۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب — ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)
〃 ملک سیف الرحمٰن صاحب — پرنسپل جامعہ احمدیہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ
〃 مولانا عبد المالک خان صاحب — ناظر اصلاح وارشاد
〃 〃 دوست محمد صاحب شاہد — مؤرخ احمدیت
〃 ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب — صدر شعبہ طبیعیات تعلیم الاسلام کالج

ابتداءً پروگرام میں مجلس سوال وجواب کے لئے ایک دن مقرر تھا لیکن خدام و اطفال کی غیر معمولی دلچسپی کے پیشِ نظر ۲ رمئی کو تدریس کے اوقات میں پروگرام دوبارہ رکھا گیا۔ دونوں روز یہ پروگرام بہت کامیاب رہا اور طلبہ نے بہت استفادہ کیا۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے تصویری مناظر

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے مورخہ ۲۶ر اپریل بروز جمعہ بعد نماز عشاء بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام سے متعلق سلائیڈز دکھائیں۔ محترم چوہدری صاحب تصاویر کے ساتھ ساتھ دلچسپ اور دلنشیں پیرایہ میں تصاویر کی وضاحت بھی فرماتے رہے۔

مقابلہ سیر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیشِ نظر مورخہ ۲۶ر شہادت نماز فجر کے بعد سیر کا مقابلہ ہوا۔ جملہ خدام و اطفال نے اس میں حصہ لیا اور سیر کے بعد خدا تعالیٰ کی قدرت کے نظارے جو انہوں نے اس سیر کے دوران مشاہدہ کئے تھے ان کو مضمون کی صورت میں رقم کیا ——— ان مضامین میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے انعامات کے حقدار قرار دیئے گئے ان کے نام انعامات کے حصہ میں درج ہیں۔

عملی پروگرام

گزشتہ سال سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل ہونے والوں کے لئے عملی پروگرام تجویز فرمایا تھا اور اس سے متعلق اصولی ہدایات دی تھیں۔ انہی ہدایات کی روشنی میں امسال عملی پروگرام ترتیب دیا گیا۔ اس پروگرام کے دو حصے تھے :-

۱۔ سائیکل سفر۔ سائیکل پر تقریباً ایک سو میل کا سفر کرنا اور اس سفر کے دوران خدمتِ خلق کے امور سرانجام دینا۔

۲۔ ربوہ کے نواحی دیہات میں جاکر اصلاح و ارشاد، وقارِ عمل اور خدمتِ خلق کے کام سرانجام دینا۔ ان اغراض کی تکمیل کے لئے درج ذیل پروگرام کے مطابق عمل کیا گیا۔

سائیکل سفر

سائیکل سفر کے لئے چار وفود بنائے گئے۔ ہر وفد بارہ سائیکل سواروں پر مشتمل تھا۔ ہر وفد کا ایک انچارج مقرر کیا گیا اور درج ذیل مقامات کی طرف یہ وفود روانہ ہوئے۔ ہر وفد اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ کر واپس ربوہ سائیکل پر ہی آیا۔

پہلا وفد	سانگلہ ہل	براستہ کھرڑیانوالہ
دوسرا وفد	سانگلہ ہل	براستہ سکھیکی
تیسرا وفد	حافظ آباد	
چوتھا وفد	بھیرہ	

پیدل سفر

ربوہ کے نواحی ۱۸ دیہات میں اٹھارہ وفود بھجوائے گئے۔ ہر وفد ۱۶ خدام پر مشتمل تھا۔ ان وفود نے اپنے اپنے علاقہ میں گرمی کی شدت کے باوجود نہایت محنت، ہمت، خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار ہوکر خدمتِ خلق، اصلاح و ارشاد اور وقارِ عمل کا نہایت عمدہ کام کیا۔ اُن کے کام کا موقعہ پر جائزہ لینے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نائب صدر، ناظم عملی پروگرام اور دیگر مہتمین کرام دیہات میں موقعہ پر تشریف لے گئے اور جائزہ کے ساتھ ساتھ ہدایات بھی دیں۔ ان طلباء نے مکانات کی مرمت، گاؤں کی صفائی اور فصلوں کی کٹائی میں مدد اور دیگر خدمتِ خلق کے کام کئے۔

عملی پروگرام کے سائیکل سفر میں کل ۴۰ خدام اور پیدل سفر میں ۲۸۸ خدام نے حصہ لیا جبکہ گزشتہ سال سائیکل سفر میں ۵۳ خدام اور پیدل سفر میں ۲۴۸ خدام شامل ہوئے تھے۔

درس قرآن کریم و حدیث

روزانہ نماز فجر کے بعد درج ذیل علمائے کرام قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس دیتے رہے:۔

(باقی صفحہ ۲۵ پر)

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورۂ مجالس

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے وسط مارچ سے لیکر اب تک مندرجہ ذیل مجالس کا دورہ کیا۔

۱۵ امان/مارچ۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر کی سالانہ تقریب میں شرکت کے لئے لائلپور شہر تشریف لے گئے۔ آپ نے لائل پور شہر کے خدام سے اجلاس عام میں خطاب فرمایا اور اس امر کی تلقین کی کہ خدام احمدیت اپنے دلوں کو اس نور یقین سے منور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے احمدیت کامیاب و کامران ہو گی۔ اس کے بعد دو اجلاسات ہوئے۔ (۱) اجلاس قائدین ضلع لائل پور و نگران حلقہ جات۔ (۲) اجلاس مجلس عاملہ لائلپور شہر۔

اس پروگرام میں صدر محترم کے ہمراہ مکرم مہتمم صاحب تعلیم، مکرم مہتمم صاحب اصلاح و ارشاد اور معتمد صاحب مرکزیہ بھی شامل ہوئے۔

۱۷ امان/مارچ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے مورخہ ۱۷ مارچ بروز اتوار یک روزہ اجتماع کا اہتمام کیا تھا۔ صدر محترم نے اس اجتماع میں خدام سے افتتاحی خطاب کیا اور اجتماع کے بابرکت ہونے کی دعا کی۔ دس بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک کے اجلاس عام میں خطاب فرمایا اور خدام بھائیوں کو عاجزانہ راہیں اختیار کرنے، ہر ایک نیکی کو سنوار کر ادا کرنے اور ہر ایک بدی کو بیزار ہو کر ترک کرنے کی نصیحت کی۔ اجلاس عام کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔

شام کو مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یک روزہ اجتماع کی اختتامی تقریب میں شامل ہوئے اور تقسیم انعامات کے بعد خدام سے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر آپ نے خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سب سے بڑا انعام ہے، جس کے حاصل کرنے کے لئے ہم سب کو کوشش کرنی چاہیئے۔

اس دورہ کے دوران مکرم مہتمم صاحب صحت جسمانی بھی ہمراہ تھے۔

۵ شہادت/اپریل۔ مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کے اجلاس عام میں شرکت فرمائی اور خدام سے خطاب کیا۔ اجلاس عام کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں صدر محترم کے علاوہ مکرم معتمد صاحب اور مکرم مہتمم صاحب اصلاح و ارشاد نے شعبہ جات سے متعلق تفصیلی ہدایات دیں۔

۹ ہجرت/مئی۔

صدر محترم دو بجے بعد دوپہر سرگودھا تشریف لے گئے اور ضلع سرگودھا کے قائدین مجالس، مجلس عاملہ ضلع سرگودھا اور نگران حلقہ جات سے خطاب فرمایا۔ اور خدام بھائیوں کو اپنی ذمہ داریاں پوری مستعدی اور ہمت کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

نماز عصر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا چھاؤنی کی تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا۔

اکیسویں ۲۱ سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا مجلس وار گوشوارہ

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
	ضلع پشاور		۱۷	صدر راولپنڈی	۴	۳۵	دھیر کے کلاں	۱
۱	پشاور	۲		ضلع جہلم		۳۶	کھوکھر غربی	۱
۲	بنّی	۱	۱۸	جہلم	۱	۳۷	ڈنگہ	۱
۳	پشاور یونیورسٹی	۱	۱۹	چکوال	۲	۳۸	تہال	۱
۴	بازید خیل	۲	۲۰	محمود آباد	۱	۳۹	مرالہ	۲
	ضلع مردان		۲۱	بھون	۲	۴۰	مونگ	۱
۵	مردان	۱	۲۲	کالا گوجراں	۱	۴۱	بنگلہ ۱۸	۱
۶	ٹوپی	۱	۲۳	ڈنڈوت	۱	۴۲	منڈی بہاؤالدین	۱
۷	اسماعیلہ	۱		ضلع کیمبلپور			ضلع لائل پور	
	ضلع ہزارہ		۲۴	کیمبلپور	۱	۴۳	لائل پور	۷
۸	ایبٹ آباد	۱	۲۵	پنڈی گھیب	۱	۴۴	۱۲۱ ج۔ب حسن پور	۱
۹	داتہ	۱	۲۶	واہ سیمنٹ ورکس	۱	۴۵	چک جھمرہ	۱
	ضلع کوہاٹ			ضلع گجرات		۴۶	۲۷۵ ر۔ب	۱
۱۰	کوہاٹ	۱	۲۷	کھاریاں	۶	۴۷	گوجرہ	۲
	ضلع راولپنڈی		۲۸	رسول	۱	۴۸	۸۸ ج۔ب عسیانہ	۴
۱۱	مسجد نور راولپنڈی	۳	۲۹	گولیکی	۱	۴۹	جڑانوالہ	۴
۱۲	مری	۱	۳۰	گگرالی	۲	۵۰	۸۹ ج۔ب	۲
۱۳	گوجر خان	۱	۳۱	دلونا ماجرا	۱	۵۱	۸۴ " "	۱
۱۴	واہ کینٹ	۲	۳۲	منگے	۱	۵۲	۹۶ گ۔ب	۱
۱۵	اسلام آباد	۲	۳۳	شادیوال	۱	۵۳	۳۱۲ ج۔ب	۱
۱۶	ٹیکسلا	۱	۳۴	چوکن نوالی	۱	۵۴	۲۱۹ گنڈا سنگھ والا	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد دہندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد دہندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد دہندگان
۵۵	۱۹۴ ر۔ب	۱	۷۸	پکا نسوانہ	۱	۱۰۱	۲ ٹی۔ڈی۔اے	۲
۵۶	۶۹ گھسیٹ پور	۴	۷۹	ٹھٹھہ غلام والہ	۱	۱۰۲	۱۲۸ منگلہ شمالی	۲
۵۷	۲۹۵ گ۔ب	۱		ضلع سرگودھا		۱۰۳	۱۵۲ شمالی	۱
۵۸	۵۲۸ "	۱	۸۰	سرگودھا شہر	۲	۱۰۴	۹۴ جنوبی	۱
۵۹	۵۲ "	۱	۸۱	بھیرہ	۲	۱۰۵	ٹھٹھہ جوئیہ	۱
۶۰	۸۶ ج۔ب	۱	۸۲	۲۳ جنوبی	۲	۱۰۶	۶۴ شمالی	۲
۶۱	۱۰۹ ر۔ب	۱	۸۳	۹۹ شمالی	۳	۱۰۷	بھابڑہ	۱
۶۲	تاندلیانوالہ	۱	۸۴	۳۵ جنوبی	۱	۱۰۸	سرگودھا چھاؤنی	۳
۶۳	۱۲۵ ر۔ب	۱	۸۵	۷۸ شیخ پور	۲	۱۰۹	ہجکہ	۱
۶۴	۱۰ ج۔ب	۱	۸۶	۳۸ جنوبی	۱	۱۱۰	۱۲ جنوبی	۱
۶۵	۱۴۴ گ۔ب	۱	۸۷	۴۱ "	۱	۱۱۱	۳۵ شمالی	۲
۶۶	۲۳ ج۔ب	۱	۸۸	۹ پنیار (شمالی)	۲	۱۱۲	ڈھول منگلہ	۱
۶۷	۱۳۹ ر۔ب	۱	۸۹	خوشاب	۵	۱۱۳	بھلوال	۱
۶۸	۵۹۱ گ۔ب	۱	۹۰	گھوگھیاٹ	۱	۱۱۴	حویلی مجوکہ	۱
۶۹	۶۰ ر۔ب	۱	۹۱	۹۸ شمالی	۳	۱۱۵	کھائی کلاں	۱
۷۰	۲۰۳ ر۔ب	۱	۹۲	روڈہ	۶	۱۱۶	پیپلو وینس	۱
	ضلع جھنگ		۹۳	۳۷ جنوبی	۲	۱۱۷	۳۲ جنوبی	۱
۷۱	جھنگ شہر	۱	۹۴	کوٹ مومن	۲	۱۱۸	ماہیوال	۱
۷۲	" صدر	۳	۹۵	بھاں امید علی وبرک	۲	۱۱۹	سوبھاگا	۲
۷۳	چنیوٹ	۱	۹۶	ادرحمہ	۱	۱۲۰	مڈھ رانجھا	۱
۷۴	لالیاں	۱	۹۷	۸۷ شمالی	۱	۱۲۱	رکھ چراگاہ بھیرہ	۱
۷۵	شورکوٹ	۱	۹۸	۸۱ جنوبی	۱		ضلع میانوالی	
۷۶	احمدنگر	۲	۹۹	۳۹ ڈی۔بی	۱	۱۲۲	میانوالی	۱
۷۷	جل بھٹیاں	۱	۱۰۰	۴۳ جنوبی	۱	۱۲۳	لیاقت آباد	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ادا کنندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ادا کنندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد ادا کنندگان
۱۲۴	داؤد خیل	۱	۱۴۶	بھڈال	۴	۱۶۹	تلونڈی راہوالی	۱
۱۲۵	بنجگرائیں	۱	۱۴۷	داتہ زیدکا	۱	۱۷۰	مانگٹ اونچے	۲
	ضلع لاہور		۱۴۸	بدوملہی	۲	۱۷۱	فیروز والہ	۱
۱۲۶	اسلامیہ پارک	۴	۱۴۹	قلعہ صوبہ سنگھ	۱	۱۷۲	تلونڈی کھجور والی	۱
۱۲۷	قصور	۱	۱۵۰	ڈگری گھمناں	۱	۱۷۳	پریم کوٹ	۱
۱۲۸	ہانڈو گوجر	۲	۱۵۱	مالوکے بھگت	۱	۱۷۴	چک چٹھہ	۱
۱۲۹	مغلپورہ	۳	۱۵۲	لدھڑ کرم سنگھ	۱	۱۷۵	پیرکوٹ ثانی	۱
۱۳۰	شمس آباد	۱	۱۵۳	عزیز پور ڈگری	۲	۱۷۶	بھڑی شاہ رحمان	۱
۱۳۱	شاہدرہ ٹاؤن	۱	۱۵۴	ڈیریانوالہ	۲	۱۷۷	منڈیالہ وڑائچ	۱
۱۳۲	جاہمن	۱	۱۵۵	ترسکہ سیاں	۱	۱۷۸	گرمولہ ورکاں	۱
۱۳۳	باٹاپور	۱	۱۵۶	کھریا	۱	۱۷۹	دوللو والی	۱
۱۳۴	سانگرہ	۱	۱۵۷	رائے پور	۱	۱۸۰	چک پٹھان	۱
۱۳۵	پتوکی	۲	۱۵۸	میانوالی خانانوالی	۱	۱۸۱	تلونڈی موسے خان	۲
۱۳۶	چونیاں	۱	۱۵۹	گھٹیالیاں خورد	۱	۱۸۲	احسن آباد	۱
۱۳۷	ماڈل ٹاؤن	۴	۱۶۰	پھیکے نوابے	۱	۱۸۳	سکھیکی منڈی	۱
۱۳۸	شاہدرہ فیکٹری ایریا	۱	۱۶۱	دھندو بسرا	۱	۱۸۴	ڈیرہ ڈوگراں	۱
۱۳۹	کھڈیاں	۱	۱۶۲	بن باجوہ	۱		ضلع شیخوپورہ	
۱۴۰	دہلی دروازہ	۴	۱۶۳	سوہنگیاں	۴	۱۸۵	شیخوپورہ	۲
۱۴۱	دارالذکر	۴	۱۶۴	بہادرپورہ	۱	۱۸۶	۱۸ بہوڑو	۲
	ضلع سیالکوٹ			ضلع گوجرانوالہ		۱۸۷	ننکانہ	۱
۱۴۲	سیالکوٹ شہر	۲	۱۶۵	گوجرانوالہ شہر	۷	۱۸۸	چوہڑکانہ	۱
۱۴۳	پسرور	۱	۱۶۶	ترگڑی	۱	۱۸۹	۷۹ نواں کوٹ	۱
۱۴۴	ڈسکہ	۱	۱۶۷	حافظ آباد	۱	۱۹۰	کوٹ رحمت خان	۱
۱۴۵	نارووال	۱	۱۶۸	وزیر آباد	۱	۱۹۱	سٹھیالی خورد	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۹۲	جھنگڑ حاکم والا	۳	۲۱۴	اوکاڑہ	۲	۲۳۳	فیروزہ	۱
۱۹۳	کرم پورہ	۱	۲۱۵	۲۴۵ ای بی	۱	۲۳۴	۱۰۶ - پی	۱
۱۹۴	چوڑا سنگھر	۱	۲۱۶	پاکپتن	۱	۲۳۵	بستی کندھارا سنگھ	۱
۱۹۵	شاہ کوٹ	۱	۲۱۷	حویلی لکھا	۴		ضلع خیرپور	
۱۹۶	نارنگ منڈی	۱	۲۱۸	میرک	۲	۲۳۶	کرونڈی	۱
۱۹۷	کالیہ	۲	۲۱۹	ہڑپہ	۱	۲۳۷	جمال پور	۱
۱۹۸	ڈیرہ دادپوترے	۱		ضلع مظفرگڑھ		۲۳۸	فضل آباد	۱
۱۹۹	ساہمروالہ	۱	۲۲۰	لیہ	۱		ضلع سکھر	
۲۰۰	کوٹ عبدالمالک	۱		ضلع ڈیرہ غازیخان		۲۳۹	روہڑی	۱
۲۰۱	بلرڈھکے	۱	۲۲۱	ڈیرہ غازیخان	۱		ضلع جیکب آباد	
۲۰۲	مریدکے	۲	۲۲۲	بستی رنداں	۱	۲۴۰	جیکب آباد	۱
	ضلع ملتان		۲۲۳	راجن پور	۱		ضلع لاڑکانہ	
۲۰۳	ملتان	۱	۲۲۴	بیٹ جین والا	۱	۲۴۱	باڈہ	۱
۲۰۴	خانیوال	۳	۲۲۵	بستی سرانی	۲	۲۴۲	انور آباد	۱
۲۰۵	بورے والہ	۲		ضلع بہاولپور		۲۴۳	کھنڈو	۱
۲۰۶	دنیا پور	۲	۲۲۶	سمہ سٹہ	۱	۲۴۴	گورگیج	۱
۲۰۷	کوٹھے والا	۲	۲۲۷	اوچ شریف	۲	۲۴۵	گوٹھ جام خان چانڈیو	۱
۲۰۸	کبیر والا	۲		ضلع بہاولنگر		۲۴۶	وارہ	۱
۲۰۹	$\frac{170}{10-R}$	۱	۲۲۸	۱۶۸ مراد	۱		ضلع نوابشاہ	
۲۱۰	۲۳ ڈبلیو بی	۱	۲۲۹	چشتیاں	۱	۲۴۷	نوابشاہ	۱
۲۱۱	پیراں غائب	۱		ضلع رحیم یار خان		۲۴۸	باندھی	۱
۲۱۲	عبدالحکیم	۱	۲۳۰	رحیم یار خان	۱	۲۴۹	قمر آباد	۱
	ضلع ساہیوال		۲۳۱	جھول	۱	۲۵۰	دوڑ رسول بخش	۱
۲۱۳	ساہیوال	۳	۲۳۲	خانپور	۱	۲۵۱	رحمٰن آباد	۱

نمبر	نام مجلس	تعداد	نمبر	نام مجلس	تعداد
۲۵۲	محراب پور	۱	۲۷۹	محمود آباد	۱
۲۵۳	گوٹھ عطا محمد	۱	۲۸۰	کنری	۱
۲۵۴	گوٹھ شیوارام	۱	۲۸۱	ناصر آباد	۲
۲۵۵	مہندی آباد	۱	۲۸۲	کریم نگر	۱
	ضلع حیدر آباد		۲۸۳	پھیرو چیچی	۳
۲۵۶	حیدر آباد	۳	۲۸۴	نصرت آباد	[illegible]
۲۵۷	بدین	۱	۲۸۵	شریف آباد	۱
۲۵۸	بشیر آباد	۱	۲۸۶	لطیف نگر	۱
۲۵۹	ظفر آباد لابینی پرانی	۱	۲۸۷	گوٹھ میاں جان محمد	۱
۲۶۰	سنجر چانگ	۱	۲۸۸	نفیس نگر فارم	۱
۲۶۱	کوٹ احمدیاں	۱	۲۸۹	طارق آباد	۱
۲۶۲	ٹنڈو محمد خان	۱	۲۹۰	مجتبیٰ آباد	۱
۲۶۳	گلارچی	۱	۲۹۱	فضل آباد	۱
۲۶۴	ٹنڈو غلام علی	۱		**ضلع کوئٹہ**	
۲۶۵	نواں کوٹ احمدیاں	۱	۲۹۲	کوئٹہ	۱
۲۶۶	ظفر آباد اسٹیٹ نئی لابینی	۱		**ضلع کراچی**	
۲۶۷	مبارک آباد	۱	۲۹۳	ڈرگ روڈ	۲
۲۶۸	گوٹھ گوندل	۱	۲۹۴	مالیر	۱
۲۶۹	کھوسکی	۱	۲۹۵	کورنگی	۱
	ضلع سانگھڑ		۲۹۶	صدر	۲
۲۷۰	سانگھڑ	۱	۲۹۷	مارٹن روڈ	۲
۲۷۱	گوٹھ احمد پور	۱	۲۹۸	ناظم آباد	۲
	ضلع تھرپارکر		۲۹۹	عزیز آباد	۱
۲۷۲	میرپور خاص	۱	۳۰۰	سوسائٹی	۱
۲۷۳	جیمس آباد	۱		**آزاد کشمیر**	
۲۷۴	نوکوٹ	۱	۳۰۱	بھابڑہ	۱
۲۷۵	نور نگر فارم	۱	۳۰۲	آرام باڑی	۱
۲۷۶	محمد آباد اسٹیٹ	۱	۳۰۳	میرا بھڑکا	۱
۲۷۷	احمد آباد اسٹیٹ	۱	۳۰۴	خلیل آباد	۱
۲۷۸	نبی سر روڈ	۱	۳۰۵	درہ شیر خان	۱

نمبر	نام مجلس	تعداد
۳۰۶	ربوہ	۲۹
	۳۰۶ مجالس ۴۶۱ نمائندے	

نام مجلس	تعداد
چک ۳۲ دھاڑیوالی ضلع شیخوپورہ	۱
کھریاں ضلع سیالکوٹ	۱
احسن آباد ضلع گوجرانوالہ	۱
کیمل پور	۱
دارالذکر ضلع لاہور	۱
ادرحمہ ضلع سرگودھا	۱

ان مجالس کے بھی نمائندے دیر سے آنے کی وجہ سے شامل نہیں کئے گئے۔

تربیتی کلاسز میں نمائندگی کا دس سالہ گوشوارہ

سال	نمائندگی مجالس	تعداد نمائندگان
۱۳۴۴ ہش / ۱۹۶۵ء	۵۰	۱۳۶
۱۳۴۵ ہش / ۱۹۶۶ء	۴۱	۱۱۳
۱۳۴۶ ہش / ۱۹۶۷ء	۳۰	۱۰۱
۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء	۷۰	۱۷۰
۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء	۱۷۰	۳۵۰
۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء	۱۲۹	۲۱۷
۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء	۲۶۳	۴۲۸
۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء	۲۹۷	۴۷۴
۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء	۲۹۶	۴۴۸
۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء	۳۰۶	۴۶۱

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی
اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ

نمبر شمار	ضلع	کل مجالس	نمائندگی	نمائندگان
۱	پشاور	۱۱	۴	۶
۲	مردان	۳	۳	۳
۳	ہزارہ	۸	۲	۲
۴	ڈیرہ اسماعیلخان	۱	-	-
۵	کوہاٹ	۲	۱	۱
۶	بنوں	۱	-	-
۷	راولپنڈی	۱۳	۷	۱۴
۸	کیمبلپور	۳	۲	۲
۹	جہلم	۱۳	۶	۸
۱۰	گجرات	۲۹	۱۷	۲۴
۱۱	سرگودھا	۵۹	۴۲	۷۰
۱۲	جھنگ	۲۶	۹	۱۲
۱۳	میانوالی	۸	۴	۴
۱۴	لائل پور	۸۴	۲۸	۴۶
۱۵	لاہور	۳۲	۱۶	۳۲
۱۶	سیالکوٹ	۷۹	۲۲	۲۹
۱۷	گوجرانوالہ	۳۶	۱۹	۲۷
۱۸	شیخوپورہ	۵۶	۱۹	۲۵
۱۹	ملتان	۳۰	۱۰	۱۶
۲۰	ساہیوال	۲۷	۷	۱۴
۲۱	مظفرگڑھ	۱۴	۱	۱
۲۲	ڈیرہ غازیخاں	۱۲	۵	۶
۲۳	بہاولپور	۱۸	۲	۳
۲۴	بہاولنگر	۲۲	۲	۲
۲۵	رحیم یارخان	۱۹	۷	۷
۲۶	خیرپور	۱۲	۳	۳
۲۷	سکھر	۶	۱	۱
۲۸	جیکب آباد	۳	۱	۱
۲۹	لاڑکانہ	۹	۶	۶
۳۰	نواب شاہ	۲۱	۹	۹
۳۱	حیدرآباد	۲۵	۱۴	۱۶
۳۲	سانگھڑ	۷	۲	۲
۳۳	دادو	۴	-	-
۳۴	تھرپارکر	۲۷	۲۰	۲۴
۳۵	کوئٹہ	۲	۱	۱
۳۶	کراچی	۸	۸	۱۲
۳۷	میرپور آزاد کشمیر	۱۱	۵	۵
۳۸	مظفرآباد آزاد کشمیر	۲		
۳۹	ربوہ	۱	۱	۲۹
	میزان کُل	۷۵۰	۳۰۶	۴۶۱

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تعلیم و تربیت لیکر اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ بعض خدام بھائی اپنے جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر دو خطوط ملاحظہ فرمائیں جو اس کلاس کے بعد مجلس مرکزیہ کو موصول ہوئے۔

۱۔ "سب احمدی بھائیوں اور ان منتظمین کو جو تہجد سے لے کر عشاء تک ہماری خدمت کرتے رہے اور اپنے آرام اور خواہشات کو قربان کیا ان کو میرا سلام۔ اور میں خدا کے حضور اپنے ان معزز اساتذہ کی قربانیوں اور احسانوں کی قبولیت کے لئے بھی دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور اساتذہ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور انہیں اپنے ہاں اچھے اجر سے نوازے۔ سب کی خدمت میں سلام اور دعا" (میاں مظفر احمد (رول نمبر ۲۱۲) فلیٹ ۱ مارکیٹ میاں خالد حمید۔ کریم پارک بلاک ۲ لچیار اوی روڈ لاہور)

۲۔ "خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت کوئٹہ پہنچ گیا ہے۔ یہ لکھنے سے میں رک نہیں سکتا کہ یہ میری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجھے پندرہ روزہ تربیتی کلاس میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ اپنے رب کے اس احسان کا میں جتنا بھی شکر بجا لاؤں کم ہے۔

ربوہ میں مختصر قیام کے دوران جو روحانی اور جسمانی فوائد مجھے حاصل ہوئے ہیں وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان چند سطور میں ان کی تفصیل بیان کرنا یقیناً ناممکن ہے۔ مختصراً یہ کہ سب سے بڑا اور قابل الذکر فائدہ جو مجھ نالائق کو حاصل ہوا ہے وہ میرے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مقدسہ اور سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا شوق پیدا ہونا ہے۔ اب میری یہ حالت ہے کہ جب تک میں سلسلہ کی کوئی نہ کوئی کتاب مطالعہ نہ کر لوں مجھے چین نہیں آتا۔ دوسرا فائدہ جو مجھے حاصل ہوا ہے وہ دینی کاموں میں رغبت اور دلچسپی ہے۔ بہرکیف اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ مجھ میں بہت بڑی روحانی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلسلہ کا صحیح خادم بنائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔

آپ کا حسن سلوک اور محبت و شفقت کے ساتھ ہم خدام کے ساتھ پیش آنے کا اثر ابھی تک میرے دل و دماغ پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کو بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین"

(محمد حنیف ذکریا برادرز۔ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ)

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت۔ محترم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ محترم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد سابق مبلغ تنزانیہ۔

ورزش اور کھیل طلبہ کی صحت کے لئے کلاس میں درج ذیل انتظام تھا۔ نماز فجر اور درس کے بعد تمام خدام کے لئے ورزش لازمی قرار دی گئی جس کے لئے پانچ نگران مقرر تھے۔ نماز عصر اور تربیتی تقریر کے بعد سب خدام کھیل میں حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ فٹ بال، والی بال، کبڈی، بیڈمنٹن، رننگ اور وزن اُٹھانے کا انتظام موجود تھا۔ آخر میں کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ علاوہ ازیں دوڑ، کلائی پکڑنا، وزن اُٹھانا اور نشانہ غلیل کے انفرادی مقابلے بھی منعقد ہوئے۔

طبی امداد:۔ نمائندگان کی طبی امداد کے لئے ڈسپنسری قائم کی گئی جس سے ابتدائی طبی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔

مطالعہ الفضل:۔ خدام و اطفال کو انتظامی لحاظ سے احزاب میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حزب کو الفضل کا ایک پرچہ مطالعہ کے لئے مہیا کیا جاتا رہا۔

نفلی روزہ:۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تربیتی پروگرام کے تحت خدام کو نفلی عبادات تسبیح و تحمید کے لئے بار بار تلقین کی گئی۔ دُعاؤں کا چارٹ چھپوا کر ہر خادم کو دیا گیا۔ اسی تربیتی پروگرام کے تحت مورخہ ۲۴ اپریل کو ۱۰۲ خدام نے نفلی روزہ رکھا۔

ایک خصوصی پروگرام

مورخہ ۲ مئی ۱۰ بجے صبح سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے خطاب کا ٹیپ سُنایا گیا۔ خدام نے حضور رضی اللہ عنہ کا خطاب نہایت توجہ، انہماک، محبت اور شوق سے سُنا۔ بہت سے خدام ایسے تھے جنہوں نے حضور کو زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا اور اب پہلی بار آواز سُننے کا موقع میسر آیا تھا۔ حضور رضؓ کی آواز سُن کر بیشتر خدام کی آنکھیں یادِ مصلح موعودؓ میں پُرنم نظر آ رہی تھیں۔

امتحانات

یکم مئی کو تمام نمائندگان کا تحریری امتحان لیا گیا۔ امتحان میں کل ۲۲۸ خدام شامل ہوئے اور ۲۲۸ خدام کامیاب ہوئے۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد کامیابی دی گئیں۔

پرچہ تاثرات و تجاویز

تربیتی کلاس کے انتظامات کو بہتر بنانے اور اس سے متعلق تاثرات نمائندگان سے حاصل کرنے

کے لئے ایک پرچہ تاثرات لیا گیا۔

اختتامی تقریب

کلاس کے افتتاح کے وقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ربوہ سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے اس موقع پر خدام حضور کے روح خطاب سننے اور حضور کی زیارت سے فیضیاب ہونے سے محروم رہے تھے۔ حضور جب سفر سے واپس تشریف لائے تو حضور کی طبیعت ناساز تھی جس کی وجہ سے جمعہ میں بھی حضور تشریف نہ لا سکے تھے۔ خدام میں اپنے آقا سے ملاقات اور آپ کے جاں بخش کلمات سننے کا شوق اضطراب کی کیفیت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ خدام حضور کی صحت یابی کے لئے خاص طور پر دست بدعا تھے اور یہ دعا بھی خاص طور پر جاری تھی کہ حضور کلاس کے اختتام کے موقعہ پر تشریف لے آویں۔ چنانچہ کئی طلبہ کو یہ کہتے سنا گیا کہ خواہ ہمیں ایک لمبا عرصہ بھی ربوہ میں ٹھہرنا پڑا تو ہم ٹھہریں گے لیکن حضور کی زیارت کے بغیر تشنہ واپس گھروں کو نہیں جائیں گے۔

خدام کا اضطراب اور شوق زیارت خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہوا اور پیارے آقا باوجود ناسازیٔ طبع کے اپنے عزیز بچوں میں رونق افروز ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ تدریس، کھیلوں، سیر اور عملی پروگرام میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور خدام کو روح پرور خطاب سے نوازا جو پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے خطاب کے بعد دعا فرمائی اور کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (ادارہ خالد حضور کے اس ایمان افروز خطاب کا مکمل متن خالد کے اس شمارہ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے)

دعوت عشائیہ

مورخہ ۱۰ رمئی مغرب کے بعد مجلس مرکزیہ کی طرف سے نمائندگان کی خدمت میں عشائیہ دیا گیا۔ جس میں جملہ نمائندگان کے علاوہ اساتذہ کلاس اور بعض مہمانوں نے بھی شرکت فرمائی۔

دینی کلاسز میں شامل ہونے والوں کے بارہ میں قرآن کریم کی ہدایت یہ ہے کہ مرکز میں آکر علم سیکھنے کے بعد اپنا کام ختم نہ سمجھیں بلکہ جب واپس اپنے علاقہ کے لوگوں کے پاس جائیں تو ان کو بھی ان علوم کے نور سے منور کرنے کی کوشش کریں جو انہوں نے تربیتی کلاس کے دوران سیکھے ہیں۔ یہی بات سیدنا حضرت

مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کلاس کے اغراض و مقاصد سے متعلق تفصیل سے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کلاس کے اختتام پر ایک مضمون "ایک الوداعی نصیحت" کے عنوان سے لکھا جو طبع کروا کر نمائندگان میں تقسیم کر دیا گیا۔ امید ہے کہ جملہ خدام و اطفال جنہیں اس کلاس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ اس نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی اپنی مجلس میں سیکھے ہوئے علوم احباب کو سکھانے کا اہتمام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس نیک کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اظہارِ تشکر

خدا تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ جس کے فضل سے کلاس کامیابی اور خیریت کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ بمطابق ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا مجلس مرکزیہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں کلاس میں تعاون فرمایا۔ نمائندگی کے سلسلہ میں مجلس مرکزیہ کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید، مربیان کرام اور معلّمین وقف جدید کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو بہترین جزا دے۔ نمائندگی کے سلسلہ میں قائدین اضلاع و علاقہ اور قائدین مجالس نے بھی دن رات ایک کر کے بہت محنت اور ہمت سے کام کیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ کلاس میں مجالس اور نمائندگان کی حاضری زیادہ سے زیادہ ہو۔ مجلس مرکزیہ جملہ قائدین مجالس، اضلاع و علاقہ اور ان کے رفقاء کار کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ اسی طرح کلاس کے دوران اساتذہ کرام، مقررین اور دیگر احباب بھی بہت محنت اور توجہ سے کام کرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی ان کے اس للّٰہی کام کا بہترین بدلہ دے۔ آمین

فہرست انعامات سالانہ تربیتی کلاس ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء

نمبر شمار		پرچہ	پوزیشن	رول نمبر	نام خادم	مجلس	نمبر حاصل کردہ
۱	تدریس	قرآن مجید	اوّل	۳۶۷	رائے عبدالباسط صاحب	کالیہ ضلع شیخوپورہ	
			دوم	۲۵۸	لئیق احمد طاہر	ربوہ	
			سوم	۲۵۲	شمس الحق صاحب ضیاء	لائل پور	
		حدیث	اوّل	۲۸۰	ظفر اللہ ندیم صاحب	میاں چنوں - ملتان	
			دوم	۱۰۶	شکیل احمد شاہ صاحب	مسجد نور - راولپنڈی	
			سوم	۲۰۱	رشید محمد صاحب	چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	
		فقہ	اوّل	۳۷۱	مقصود الحق صاحب	ربوہ	
			دوم	۲۴۴	حافظ غلام سرور صاحب	گھسیٹ پور - لائلپور	
			سوم	۸۵	عبدالرشید صاحب	مرالہ - گجرات	
		کلام	اوّل	۲۸۶	شمس الحق طیب صاحب	ربوہ	
			دوم	۲۳۶	بشارت احمد صاحب نسیم	رائے پور - سیالکوٹ	
			سوم	۱۰۷	صبیح احمد شاہ صاحب	مسجد نور راولپنڈی	
		مذہبیات	اوّل	۲۸۷	حمید اللہ صاحب	لائل پور	
			دوم	۲۸۹	ظفر اللہ ندیم صاحب	میاں چنوں - ملتان	
			سوم	۱۳۷	امتیاز احمد صاحب قمر	سوہنگیاں - سیالکوٹ	
		قواعد عربی	اوّل	۳۴۵	اکرام اللہ صاحب	اسماعیلہ - مردان	
			دوم	۲۷۱	مقصود الحق صاحب	ربوہ	
			سوم	۱۲۲	ماجد احمد صاحب چغتائی	ماڈل ٹاؤن لاہور	
		میزان	اوّل	۳۷۱	مقصود الحق صاحب	ربوہ	۳۲۹/۳۵۰
			دوم	۳۴۵	اکرام اللہ صاحب	اسماعیلہ ضلع مردان	۳۱۹/۳۵۰
			سوم	۲۸۶	شمس الحق صاحب طیب	ربوہ	۳۰۷/۳۵۰
			"	۲۳۶	بشارت احمد نسیم	رائے پور ضلع سیالکوٹ	۳۰۴/۳۵۰

نمبر شمار			پوزیشن	نام خادم	نام مجلس	نام ضلع
۲	عملی پروگرام	و، سائیکل سفر		خلیل احمد آذر صاحب	کراچی	کراچی
		ب، پیدل سفر		عبدالمومن صاحب	گرمولا ورکاں	گوجرانوالہ
۳	مقابلہ سیر		اوّل	منور احمد صاحب	پھیرو چیچی	تھرپارکر
			دوم	لئیق احمد صاحب طاہر	ربوہ	
			سوم	عبدالوحید عاصم صاحب	جڑانوالہ	لائل پور
۴	کھیل	والی بال	اوّل	علاقہ پنجاب کیپٹن مبشر احمد صاحب		
			دوم	علاقہ سندھ کیپٹن حسین علی صاحب		
		بیڈمنٹن ڈبل	اوّل	رفیع الدین صاحب	چکوال	جہلم
			"	نعیم ضیاء صاحب	جڑانوالہ	لائل پور
			دوم	ناصر احمد صاحب جاوید	حافظ آباد	گوجرانوالہ
			"	شریف احمد صاحب ورک	اسلام آباد	راولپنڈی
		ٹیبل ٹینس	اوّل	شریف احمد صاحب ورک	"	"
			دوم	اکرام اللہ صاحب	مردان	مردان
		وزن اٹھانا	اوّل	نصیر احمد صاحب شاد	کرونڈی	خیرپور
			دوم	شکر اللہ صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
		کلائی پکڑنا	اوّل	عبدالخالق صاحب	رحیم یار خان	رحیم یار خان
			دوم	مبشر احمد صاحب	چک ۱۸ ر۔ب بہوڑو	شیخوپورہ
		دوڑ ۱۰۰ گز	اوّل	محمد اصغر صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
			دوم	مبارک احمد صاحب	لائل پور	لائل پور
		نشانہ غلیل	اوّل	شکر اللہ خان صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
			دوم	رشید احمد صاحب	چک چھٹھ	گوجرانوالہ
۵	حسن کارکردگی			خلیل احمد صاحب آذر	کراچی	کراچی
				حسین علی صاحب	کھنڈو	لاڑکانہ
				منور احمد صاحب	سنجر چانگ	حیدرآباد

رپورٹ سائیکل سفر راولپنڈی تا ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر

بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۷۳ء

جیسے ہی مجلس کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا علم ہوا کہ خدام اپنے اجتماع میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ سائیکلوں پر آئیں، قائد صاحب نے مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب فرمایا اور مجلس عاملہ کے ممبران کو خصوصاً اور زعماء حلقہ جات کی وساطت سے دیگر جملہ خدام کو عموماً حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کی تحریک کی۔ مجلس عاملہ کا زیادہ حوصلہ افزا ردِ عمل نہ دیکھتے ہوئے قائد صاحب نے اپنی کمزور صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ وہ خود سائیکل پر اجتماع کیلئے جائیں گے۔ اس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور خدام کے نام اس بابرکت سفر کے لئے آنے شروع ہو گئے۔

بعد میں ایک اور میٹنگ کے دوران ایک عہدیدار کے اس خدشہ کے اظہار پر کہ رضامندی کا اظہار کرنے والے خدام کہیں عین وقت پر کمزوری نہ دکھا جائیں اور اس طرح یہ پروگرام ناکام نہ ہو جائے قائد صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی خادم نے بھی اُن کا ساتھ نہ دیا تب بھی وہ اکیلے ہی سفر پر روانہ ہو جائیں گے اور اس طرح سے مجلس کی نمائندگی ہر حال ہو ہی جائیگی۔ اس سے دلچسپی رکھنے والے خدام کے حوصلے بہت بلند ہو گئے۔ چنانچہ اس قافلہ میں شمولیت کی رضامندی ظاہر کرنے والوں کی تعداد ۲۰ تک پہنچ گئی۔

اس کے بعد ایک سب کمیٹی کی تشکیل کی گئی جس نے اس سفر کے دوران استعمال ہونے والے ذاتی سامان فرسٹ ایڈ اور سائیکل مرمت کے سامان کا تعین کیا، اور تمام جانے والے خدام کو متعلقہ امور سے تحریراً مطلع کیا۔ پھر اس کے بعد موزوں راستے کے انتخاب کے لئے نقشوں اور دیگر مناسب افراد سے امداد لی گئی۔ راستے کے انتخاب میں اس بات کو ملحوظ رکھا گیا کہ راستہ دشوار ترین نہ ہو، فاصلہ غیر ضروری طور پر زیادہ نہ ہو، راستہ محفوظ ترین ہو، سفر میں رات بسر کرنے کے لئے مناسب پڑاؤ موجود ہو اور

ہر روز تقریباً ایک جیسا فاصلہ طے ہو تاکہ خدام پر غیر ضروری بوجھ نہ پڑے کیونکہ طویل سفر کا اُن کا یہ پہلا موقع تھا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل راستہ تجویز ہوا:۔

۱۔ راولپنڈی تا سرائے عالمگیر (جی ٹی روڈ)
:۔ ۷۳ میل

۲۔ سرائے عالمگیر تا ہیڈ رسول (پٹری نہر اپر جہلم)
:۔ ۲۰ میل

۳۔ رسول تا نہر لوئر جہلم (رسول منڈی بہاؤالدین روڈ)
:۔ ۱۰ میل

۴۔ نہر لوئر جہلم تا ہیڈ فقیراں (پٹری نہر لوئر جہلم)
:۔ ۴۰ میل

۵۔ ہیڈ فقیراں تا سرگودھا (پٹری شاخ شمالی لوئر جہلم)
:۔ ۲۸ میل

۶۔ سرگودھا تا ربوہ (سرگودھا لائل پور روڈ)
:۔ ۴۰ میل

کُل فاصلہ :۔ ۲۱۱ میل

راولپنڈی تا ہیڈ فقیراں کے راستے کے متعلق اتفاق رائے پایا جاتا تھا البتہ اس کے بعد کے راستے کے متعلق ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ہیڈ فقیراں سے براہِ راست ایک دوسری نہر کی پٹری سے اڈہ ۴۶ (سرگودھا لائل پور روڈ پر واقع) پہنچا جائے۔ اس طرح سے ربوہ تک کا سفر ۱۵/۱۰ میل کم ہو جائے گا۔ چونکہ اس راستے کے متعلق کوئی حتمی معلومات حاصل نہ ہو سکیں اسلئے فیصلہ ہوا کہ ہیڈ فقیراں پہنچ کر حالات کا جائزہ لینے کے بعد اگلے سفر کے راستے کا تعین کر لیا جائے گا۔ سفر کا آغاز ۱۳ اکتوبر صبح ۶ بجے ۱۰ سول لائنز صدر سے کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پہلی رات جہلم اور دوسری رات ہیڈ فقیراں یا سرگودھا یا دوسرے مجوزہ راستے پر واقع کسی چک میں قیام کرنے کا فیصلہ ہوا۔

عید کی نماز سے قبل سائیکل سوار قافلہ کے پروگرام کا اعلان درخواستِ دُعا کے ساتھ کر دیا گیا۔ نیز خدام (بشمول خدام مسجد نور) کو اس قافلہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

فسٹ ایڈ، سائیکل مرمت، پنکچر وغیرہ کا سامان، نیز جوانگم، گلوکوز وغیرہ کا انتظام مجلس ہذا نے خود کیا۔ اس موقع پر جماعت راولپنڈی کی طرف سے حوصلہ افزائی کے طور پر -/۱۰ روپے فی سائیکل سوار بمد سفر خرچ کی پیشکش کی گئی جو شکریہ کے ساتھ قبول کر لی گئی۔ نیز جماعت کی طرف سے جہلم کی جماعت کو قافلہ کی آمد کی اطلاع المسجد میں ان کے قیام وغیرہ کا بندوبست کرنے کی درخواست کے ساتھ دیدی گئی۔ اسی طرح جناب خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ راولپنڈی جو ربوہ گئے ہوئے تھے انہیں درخواست کی گئی کہ ہیڈ فقیراں کے ریسٹ ہاؤس میں خدام کے رات کے آرام و قیام کا بندوبست کروا دیں۔

اس کے بعد قائد صاحب اور میجر رفیق احمد صاحب بھٹی صاحب نے مل کر قافلہ کے با سہولت و

باآرام وباحفاظت سفر کرنے کے سلسلے میں ضروری
ہدایات جس میں رفتار کا تعین، دوران سفر مختصر اور
قدرے لمبے وقفے کا تعین، قافلہ کو چار چار
خدام کے گروپوں میں تقسیم کرنا، ہر گروپ کے لیڈر
کا تقرر، دو گروپوں کے درمیانی فاصلہ کا تعین،
امدادی گروپ کے قافلہ میں پوزیشن کا تعین وغیرہ
شامل تھیں مرتب کیں۔

مرکز کی طرف سے ضلع پنڈی کے لئے ۳۰
سائیکل سواروں کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس
ٹارگٹ کو قائد ضلع نے پنڈی اسلام آباد کی تینوں مجلسوں
میں مساوی تقسیم کر دیا تھا کیونکہ یہی تین مجالس ضلع
بھر کی بڑی مجالس تھیں۔

الحمد للہ ربوہ کے لئے روانگی کے لئے مقررہ
مقام پر پہنچنے والے ۱۶ خدام میں سے ۱۲ خدام
قیادت صدر سے تعلق رکھتے تھے۔ اس طرح سے
اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری کوششوں
کو قبول فرمایا اور ضلع کی قیادت کے مطالبے سے
بڑھ کر خدام سائیکلوں پر بھیجنے کی توفیق عطا کی۔

قافلہ کو رخصت کرنے کے لئے قائد صاحب
ضلع، قائم مقام امیر صاحب اور مربی صاحب سلسلہ
تشریف لائے ہوئے تھے۔ قائد صاحب ضلع نے
قائد مجلس راولپنڈی صدر شیخ عبدالرشید صاحب کو
امیر قافلہ مقرر فرمایا۔ اس کے بعد تمام خدام کو
حسب پروگرام ۴-۴ خدام میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر
گروپ کا گروپ لیڈر مقرر کر دیا گیا۔ اس کے بعد
امیر قافلہ نے چند ہدایات دیں اور اسی طرح ان کے
ارشاد پر میجر صاحب نے تفصیلاً تمام ہدایات اور
پروگرام سفر خدام کو بتلایا۔ بعدہٗ قائد ضلع اور مربی
سلسلہ نے خدام کو اپنی ہدایات سے نوازا۔ آخر یہ
قافلہ اجتماعی دعا سے جو قائم مقام امیر جناب
عبدالغنی رشدی صاحب نے کروائی ۷½ بجے
صبح مقرر کردہ ترتیب سے ہر گروپ کے درمیان
تقریباً ایک فرلانگ کا فاصلہ رکھتے ہوئے ربوہ
کے لئے روانہ ہوا۔ یہ ترتیب جی۔ٹی روڈ کی بھاری
اور خطرناک ٹریفک کی وجہ نیز انتظامی وجوہ کی بناء
پر بہت ضروری ہو گئی تھی۔ رفتار کو مناسب کنٹرول
کرنے کے لئے مکرم میجر رفیق احمد بھٹی کو ہراول
گروپ کا لیڈر مقرر کیا گیا تھا اور انہیں قافلہ کے
جملہ افراد کی سہولت کے پیش نظر عمومی رفتار ۱۰ میل
فی گھنٹہ رکھنے کی ہدایت تھی۔ آخری گروپ جس کے
لیڈر افتخار احمد بھٹی تھے کے ذمے قافلہ کو ضرورت
کے وقت سائیکل مرمت یا فسٹ ایڈ پہنچانا تھا اسی
گروپ کے پاس سائیکل مرمت اور فسٹ ایڈ کا
سامان تھا۔

دوران سفر امیر قافلہ مناسب ہدایات کے
علاوہ خدام کو اِدھر اُدھر کی باتوں کی بجائے ذکرِ
الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ چند میل کی مسافت
کے بعد امیر قافلہ نے گروپوں میں معمولی ردوبدل کیا
اور خود آخری گروپ سے منسلک ہو گئے۔ پروگرام
کے مطابق تقریباً ہر پندرہ میل کے بعد ۱۵ منٹ

کا قیام اور تقریباً ۳۰ میل کی مسافت کے بعد ایک گھنٹہ کا آرام مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ پہلا قیام پروگرام کے مطابق سڑک کے کنارے درختوں کی چھاؤں میں کیا گیا۔ اس کے بعد سڑک کی مرمت، تیز چڑھائیوں اور ڈھلانوں کی وجہ سے قافلہ کی رفتار کسی قدر متاثر ہوئی۔ تاہم ½۱۰ بجے قافلہ بخیر و عافیت گوجر خان پہنچ گئے۔ اگرچہ گوجر خان کی جماعت کو اس قافلہ کی باقاعدہ اطلاع نہیں تھی مگر جلد ہی قائد صاحب اور امیر صاحب تشریف لے آئے اور خدام کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی اور سائیکلوں میں پیدا ہونے والی خرابیاں بھی دور کروائی گئیں۔

اب گرمی بڑھ چکی تھی اسلئے خدام نے گرم ملبوسات اُتار دیئے۔ یہاں سے یہ قافلہ ۱۲ بجے دوپہر اجتماعی دعا سے اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ راستے کی ناہمواری بار بار احساس دلا رہی کہ ابھی ہم سرزمین پوٹھوار پر ہی سفر کر رہے ہیں۔ سڑک البتہ اب بہتر ہو گئی تھی۔ مسر کسوال پہنچنے پر ایک خراب سائیکل کی مرمت کرائی گئی۔ کھانا کھانے کے بعد ½۱ بجے بعد دوپہر یہاں سے روانگی ہوئی یہاں سے کئی کئی میل لمبی اُترائیاں اور چڑھائیاں شروع ہو گئیں مسلسل سفر سے غیر مانوس سائیکلیں اپنی کمزوریاں ظاہر کرنے لگیں۔ لہٰذا حسب ضرورت متاثرہ گروپ کو وہ خرابی دور کرنے کے لیے رُکنا پڑتا۔ سوہاوہ کے مقام پر بھی آخری گروپ کو کسی قدر رُکنا پڑا۔ اس دوران لوگوں کو سائیکل سفر کی غرض اور احمدیت کو متعارف کرنے کا خاطر خواہ موقع ملتا رہا۔ بعض ایسے افراد سے بھی بات کرنے کا موقع ملا جنہوں نے ربوہ کا نام پہلی بار ہماری زبان سے سنا تھا۔

سوہاوہ کے بعد سفر کا سب سے زیادہ ناہموار حصہ شروع ہوا۔ یہ ترکی کی پہاڑیوں کا سلسلہ تھا۔ اگرچہ اب چڑھائیوں اور اُترائیوں کے باعث سائیکل چلانا دشوار ہو گیا تھا مگر ماحول کا حسین منظر کوفت کو کسی قدر زائل کرتا رہا۔ اس جگہ راولپنڈی سے ۸۴ میل کے فاصلے پر، جہاں یہ پہاڑی سلسلہ ختم ہوا قافلہ ایک مختصر وقفہ کے لئے رُکا اور فوٹو اتارے گئے۔ سوا تین بجے قافلہ یہاں سے پھر روانہ ہوا۔ کچھ دور جانے کے بعد ایک سائیکل سفر کے قابل نہ رہا۔ اس دوران اس گروپ کے باقی افراد آگے نکل گئے اور امدادی گروپ کے دو خادم بھی آگے نکل گئے۔ چنانچہ امیر قافلہ اور ایک دوسرے خادم کو مدد کے لئے رُکنا پڑا۔ اور نامکمل سامان کی وجہ سے بڑی مشکل سے پنکچر لگایا گیا اور اس طرح یہ سائیکل سفر کے قابل ہوا۔ دینا کے پولیس اسٹیشن کے قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ قافلہ کے باقی افراد رُک کر انتظار کر رہے تھے۔ یہاں تمام خدام نے وضو کر کے سڑک کے کنارے نماز ظہر اور عصر باجماعت ادا کی۔

نماز کی ادائیگی کے بعد امیر قافلہ نے ہدایات

بدبختی سے عمل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکالیف اور وقت کی بربادی کا ذکر کیا جس سے کچھ افراد کو دوچار ہونا پڑا۔ سب خدام نے استغفار کیا اور آئندہ سے سختی سے جملہ ہدایات پر عہد کرنے کے بعد سفر کے لئے تیار ہوئے تو معلوم ہوا کہ ایک خادم کے سائیکل کی چابی کہیں گر گئی ہے۔ یہ چابی باوجود تلاش کے نہ مل سکی۔ چنانچہ تالا توڑا گیا اور اس طرح یہ قافلہ اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔ دینا کے قصبے سے گزرنے کے دو تین میل بعد اسی سائیکل کا توڑا ہوا تالا پہیہ میں پھنس گیا۔ لہذا قافلہ کو رک کر یہ نقص دور کرنا پڑا۔ جہلم ابھی ۱۲ میل کے فاصلے پر تھا کہ رات کی تاریکی ہر طرف چھا گئی اور خدام کو اپنی ٹارچیں یا سائیکلوں کے ڈینمو چلانے پڑے۔ جی ٹی روڈ پر رات کے وقت سائیکل پر سفر کرنا بھی ایک عجیب تجربہ معلوم ہوا۔

پونے سات بجے ہمارا یہ قافلہ جہلم شہر میں داخل ہوا۔ مسجد احمدیہ کا پتہ پوچھتے ہوئے سات بجے رات بخیر و عافیت مسجد میں پہنچ گیا۔ قائد صاحب مجلس جہلم اور مربی صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ جماعت نے خدام کے رات کے کھانے اور آرام کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ کھانے اور چائے سے فارغ ہو کر خدام نے مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کیں اور خدام کو آرام کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اسی دوران امیر صاحب جہلم تشریف لے آئے اور قیام و طعام کا جائزہ لے کر کافی دیر تک خدام میں بیٹھے رہے۔ خدام کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ ایمان افروز واقعات بتاتے رہے۔ چند خدام اجازت لے کر اپنے عزیزوں کو ملنے چلے گئے۔ اگلی صبح یعنی یکم نومبر خدام نماز فجر سے بہت پہلے بیدار ہوتے اور سفر کی تیاری شروع کر دی۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ صبح کے ناشتہ کا انتظام بھی جماعت کی طرف سے تھا۔ چنانچہ ناشتہ سے فارغ ہو کر امیر صاحب کی اقتداء میں دعا ہوئی اور ہوئی اور قافلہ تقریباً چھ بجے اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ رات ہی قافلہ کے بخیر و عافیت جہلم پہنچنے کی اطلاع امیر صاحب راولپنڈی اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بذریعہ تار کر دی تھی۔ قائد صاحب جہلم خدام کو الوداع کہنے سرائے عالمگیر نہر پر جہلم کے اس مقام تک جہاں ایک وقت فرقان فورس کا BASE کیمپ تھا آئے۔ یہاں بھی اجتماعی دعا ہوئی اور قافلہ اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ تقریباً ۱۰ بجے یہ قافلہ ہیڈ رسول سے گزرتا ہوا رسول منڈی بہاؤ الدین روڈ پر واقع قصبہ پھالیہ ٹوک پہنچا۔ یہاں پھالیہ سے آنے والی سڑک بھی اس سڑک سے آ کر مل جاتی ہے۔ یہ مقام جہلم سے تقریباً ۳۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں خدام کو چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے۔ چائے سے فارغ ہونے پر یہ قافلہ اپنی منزل مقصود کی طرف پھر روانہ ہوا۔ کچھ فاصلہ سڑک پر طے کرنے

کے بعد ہیڈ رسول کا وہ حصہ آیا جہاں سے نہر لوئر جہلم جاری ہوتی ہے۔ اس جگہ تین نہریں ہیں اور دوسری طرف دریائے جہلم۔ نہروں پر کئی پل بنے ہوئے ہیں اور اِدھر اُدھر جاتی ہوئی نہریں نہایت دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔ اب سفر نہر لوئر جہلم کی دائیں طرف پٹڑی پر شروع ہوا۔ جہاں سے ہیڈ فقیراں کا فاصلہ ۸۰ میل ہے۔ جگہ جگہ پٹڑی پر دونوں طرف درخت لگے ہوئے تھے۔ کچھ کچھ فاصلے پر دونوں کناروں پر گاؤں آباد تھے۔ ۱۵/۱۴ میل کے بعد پٹڑی نہر کے بائیں طرف چلی جاتی ہے۔ اس جگہ بھی ایک گاؤں آباد ہے۔ نہر کی دونوں پٹڑیوں پر جا بجا چھڑکاؤ کیا جا رہا تھا۔ شاید معمول کے مطابق ہو رہا تھا یا آج کسی افسر نے ادھر سے گزرنا تھا۔ یہ پٹڑی بھی اکثر سایہ دار درختوں کی وجہ سے آرام دہ تھی۔ کسی قسم کی ٹریفک نہیں تھی۔ کبھی کبھار کوئی کار گزر جاتی تھی۔ اس دوران ایک کم عمر خادم کی طبیعت متلانے لگی چنانچہ اس کو دوائی دی گئی۔ اور پورے سفر کے دوران خدام میں طبیعت خراب ہونے کا یہ واحد واقعہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے جلد ہی فضل فرما دیا اور وہ نوجوان خادم معمول کے مطابق سفر کرنے کے قابل ہو گیا

چونکہ نہر کی پٹڑی پر عام قسم کے سنگِ میل نہیں تھے اسلئے خدام کو طے کئے جانے والے فاصلے کا صحیح اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ دوسرے دوپہر کی گرمی اور تھکاوٹ بڑھ رہی تھی اور خدام جلد از جلد ہیڈ فقیراں پہنچ کر آرام اور کھانے سے شغل کرنے کی طرف مائل تھے اسلئے گزرتے ہوئے دیہاتیوں سے پوچھنا شروع کیا کہ ہیڈ فقیراں کتنی دور ہے؟ ہر دفعہ یہی جواب ملتا کہ بس ۴/۵ کوس۔ اندازاً ۵ میل سفر کرنے کے بعد بھی ہیڈ کے آثار نظر نہ آتے تو پھر خدام پوچھتے کہ ہیڈ فقیراں یہاں سے کتنی دور ہے؟ تو پھر وہی جواب ملتا۔ ہر بار یہی جواب ایک طرف خدام کے لئے کسی قدر تفریح کا باعث ہوا اور دوسری طرف خدام کو یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ دیہاتیوں کا کوس یقیناً ہمارے میل سے بہت ہی بڑا ہوتا ہے۔ آخر ۲ بجے دوپہر یہ قافلہ ہیڈ فقیراں پہنچ گیا۔ اس سے ذرا اِدھر کچھ فوٹو لئے گئے تھے۔

خدام کی نگاہیں اس جگہ مربی سلسلہ خلیفہ صباح الدین صاحب کو ڈھونڈتی رہیں اور اس سلسلے میں ریسٹ ہاؤس سے بھی پتہ کروایا مگر معلوم ہوا کہ وہ ابھی تشریف نہیں لائے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ آپ مغرب کے قریب وہاں پہنچے تھے اور خدام کے لئے بہت تکلیف اُٹھا کر کھانا بھی ہمراہ لائے تھے اور ہماری پہلی اطلاع کے مطابق وہ ہماری آمد کی اُسی وقت ہی توقع رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے اور انہیں اپنی طرف سے اُن کی تکلیف کا بہترین اجر عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین۔

یہاں تمام خدام کو ہوٹل سے کھانا کھلایا گیا

اور چائے پیش کی گئی۔ تمام خدام نے کھانے کو بہت پسند کیا اور راستے کی تمام تھکاوٹ و کوفت دُور ہو گئی۔

اب خدام کی اکثریت نے خواہش ظاہر کی کہ وہ سفر جاری رکھیں گے اور سرگودھا جا کر رات بسر کریں گے۔ اس خواہش میں غالباً اس اطلاع کا بہت دخل تھا جو ایک احمدی دوست کے ذریعہ ملی تھی جو اتفاقاً وہاں مل گئے تھے کہ سرگودھا یہاں سے صرف ۲۵ میل دُور ہے۔ بعد میں سفر کے دوران یقینی طور پر علم ہوا کہ یہ فاصلہ ۳۰ میل ہے۔

چنانچہ خدام کی خواہش پر اجتماعی دعا کے بعد یہ قافلہ پونے چار بجے سرگودھا کے لئے روانہ ہوا۔ یہ سفر بھی نہر کی پٹڑی (شاخ شمالی لوئر جہلم) پر کیا گیا جو بائیں طرف تھی۔ یہ سفر پچھلے تمام سفروں سے آسان اور آرام دہ تھا۔ بھلوال کے قریب پٹڑی کے ساتھ واقع ایک خستہ سی مسجد میں نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کرنے کے بعد سفر جاری رکھا گیا۔ اندھیرا چھانے پر قافلہ کو ٹارچوں اور ڈائنمو کو استعمال کرنا پڑا۔ رات کو ۸ بجے کے قریب یہ قافلہ بخیر و عافیت سرگودھا پہنچ گیا۔ رات کا کھانا خدام کو ہوٹل میں پیش کیا گیا۔ قیام مسجد احمدیہ میں کیا گیا۔ اگلی صبح بھی ناشتہ خدام کو ہوٹل سے کروایا گیا۔ رات ہی بذریعہ ٹیلیفون صدر مجلس کو قافلہ کی سرگودھا میں بخیر و عافیت آمد نیز اگلی صبح روانگی کے پروگرام سے مطلع کر دیا گیا تھا۔

صبح ۷ بجے دُعا کے بعد یہ قافلہ ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ خدام نے اپنے مخصوص رومال پہنے ہوئے تھے اور ایک ترتیب سے ربوہ کی طرف بہت سی خوشیوں کو دلوں میں چھپائے ہوئے سفر کر رہے تھے راستے میں ۴۶ کے اڈہ پر خدام کی پھلوں سے تواضع کی گئی۔ ۴۶ کے اڈہ سے روانہ ہو کر یہ قافلہ ۱۰½ بجے ربوہ کی حدود میں اجتماعی دعا کے ساتھ داخل ہوا۔ یہ قافلہ سیدھا مقام اجتماع پہنچا۔ صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے قافلہ کو خوش آمدید کہا اور جملہ خدام سے مصافحہ فرمایا اور سائیکلوں اور سائیکل سواروں کی رجسٹریشن کروانے کی ہدایت دی۔ آپ کی ہدایت پر عمل کرنے کے بعد یہ قافلہ دوسرے خدام کی طرح اجتماع کے پروگراموں میں شریک ہو گیا۔

اجتماع کے آخری دن صدر مجلس کی طرف سے سائیکل سوار قافلوں کے امیروں کو دی جانے والی ٹی پارٹی میں مجلس ہذا کے قائد صاحب کو بھی شرکت کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسکے علاوہ اجتماع کے اختتام پر مجلس ہذا کے سائیکل سواروں کا ایک گروپ فوٹو موجودہ صدر مجلس اور پہلے صدر مجلس کے ہمراہ ہوا۔

آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ سفر مبارک کرے اور اسے قبول فرمائے اور ہمیں حضور ایدہ اللہ کی یہ خواہش پورا کرنے کی توفیق اور طاقت بخشے کہ ہم سے سال کے عرصہ میں ایک لاکھ ایسے سائیکل سوار تیار ہو جائیں جو روزانہ سو میل کا سفر کر سکیں۔ آمین :

(خاکسار نعیم خالد معتمد خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر)

اخبارِ مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ

ہمارا سائیکل سفر۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد سائیکل سفر برائے اصلاح کے تحت مجلس عاملہ دارالنصر غربی نے ماہ فروری میں یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے محلہ کے خدام کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لائلپور تک سائیکل سفر کرنا چاہیئے۔ اس سفر کے انتظامات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ انتظامیہ کمیٹی نے سائیکل سفر کے لئے جمعہ کا دن مقرر کیا۔ مقررہ دن صبح آٹھ بجے سب خدام مسکراتے چہروں کے ساتھ سائیکلوں پر قطعات لگائے جن پر چند نعرے، چند اشعار، کلمہ طیبہ "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" لکھے ہوئے تھے۔

امیر قافلہ مبارک احمد صاحب خالد نے ہر بھائی کو نمبر الاٹ کیا اور سائیکل سفر کے متعلق کچھ ہدایات دیں۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب صدر محلہ اور ان کی عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے بچوں کے لئے سفر کے بخیریت تمام ہونے کے لئے دعا فرمائی

دعا کے بعد خدام دفتر مرکزیہ پہنچے وہاں محترم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم مقامی نے ہدایات دیں اور دعا کے بعد لائلپور کے لئے روانگی ہوئی۔

راستے میں سب خدام استغفار اور دعائیں کرتے رہے۔ راستہ میں عجیب و غریب سوال کئے گئے لیکن ان سوالات کے جواب ہم نے تحمل، محبت اور پیار سے دیئے کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہم نے محبت و پیار سے ساری دنیا کے دل جیتنے ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنے ہیں۔ اکثر یہ سوال کیا گیا کہ آپ کس سلسلہ میں سائیکل سفر کر رہے ہیں؟ ہم نے جواب دیا ہمارے امام نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہے۔ اس سوال پر انہوں نے کہا، تمہارے امام کون ہیں؟ ہم نے جواب دیا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

تمام قافلہ خدا کے فضل و کرم سے پونے ایک

بجے لائلپور کی مسجد "فضل" میں پہنچ گیا۔ وہاں مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے قائد مکرم میاں مبارک احمد صاحب اور دیگر اراکینِ عاملہ و خدام بھائیوں نے ہمارا پُر تپاک استقبال کیا۔ لائل پور کی مجلس خدام الاحمدیہ فعال مجلس ہے' اس کے سب خدام بھائیوں کے چہروں پر محبت و اخوت کے آثار نمایاں تھے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ہمیں امیر ضلع لائلپور حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ اُنہوں نے خدام سے محبت بھرے انداز میں سوال کئے اور خدام نے بڑے آداب سے جواب دیئے۔ اس کے بعد مجلس لائلپور نے عصرانہ دیا جس میں حضرت شیخ صاحب نے شرکت فرمائی۔

امیر وفد نے مجلس لائلپور کے سب عہدیداران اور خدام بھائیوں کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد قائد صاحب ضلع' قائد صاحب علاقہ اور قائد صاحب مجلس لائلپور نے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور خدام کے جذبہ کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد دی۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ سفر بہت اچھا رہا۔ واپسی امیر صاحب قافلہ نے یہ ہدایت کی تھی کہ چنیوٹ سے گزرتے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھنا ہم میں سے ہر ایک کا اولین فرض ہے کیونکہ چنیوٹ سے گزرتے وقت گالیوں کے نعرے لگتے تھے۔ تمام خدام نے امیرِ قافلہ کے ہر حکم کی اطاعت کی کیونکہ دُنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو منظم ہوں جن کا ایک امیر ہو اور باقی سب اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں۔ ہم خدا کے فضل و کرم سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہیں۔ اس کی موٹی مثال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں خلیفہ عطاء فرمایا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی زندگیاں احسن رنگ میں ڈھالیں

(طاہر محمود خان معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ

(۱) مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ کی مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس ہوا۔ اجلاس کی کارروائی بعد نماز عشاء زیرِ صدارت مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ شروع ہوئی۔ تلاوت اور دعا کے بعد مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب قائد مقامی و قائد علاقائی نے اراکین مجلس عاملہ کو نئے سال کی ذمہ داریاں سنبھالنے کی طرف توجہ دلائی اور خدام الاحمدیہ کی ذیلی تنظیم کے قیام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار معتمد نے ہر شعبے کا تعارف کروایا۔ تعارف کے ساتھ ساتھ آئندہ تین ماہ کے لئے اراکین مجلس عاملہ کے مشورہ کے ساتھ ہر شعبے کا

پروگرام طے پایا جس میں سے ضروری پروگرام مختصراً درج ذیل ہیں :-

۱- تمام اراکین مجلس عاملہ روزانہ بعد نماز عشاء محمود ہال میں اپنے اپنے شعبہ کا دفتری کام کریں گے۔

۲- دفتر خدام الاحمدیہ کے لئے محمود ہال سے ملحق ایک کمرہ عنقریب تعمیر کیا جائے گا جسکی تعمیر انشاء اللہ وقار عمل سے ہوگی۔

۳- فروری کے تیسرے ہفتے میں ایک ۲۴ گھنٹہ تربیتی کلاس احمدیہ مسجد نواب شاہ میں منعقد کی جائے گی۔ قیام و طعام وہیں ہوگا۔ مربی صاحب نواب شاہ اور کوئی مرکزی نمائندہ مجلس بھی مدعو کیا جائے گا۔

۴- ہر ناظم روزانہ کارکردگی یا سہ روزہ کارکردگی یا ہفتہ وار کارکردگی اپنی اپنی فائل میں درج کریں گے تاکہ ساتھ ساتھ محاسبہ ہوتا رہے۔

۵- چند یوریین مقیم خیرپور کو پاکٹ سائز قرآن مجید خاکسار کی طرف سے "تحفۃً" دیئے گئے (تقریباً دس) ۶ کاپیاں ایک فرم کے چھ افسروں کیلئے یوگوسلاویہ پارسل کی گئیں۔

(۲) ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز مغرب محمود ہال میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مربی سلسلہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت و نظم کے بعد تین خدام سجاد احمد، منصور احمد اور محمود مجیب اصغر کا تقریری مقابلہ ہوا۔

اجلاس سے ایک دن قبل مربی سلسلہ اور صدر صاحب جماعت احمدیہ کے باہمی مشورہ سے تین مختلف موضوعات دیئے گئے تھے :-

۱- صداقت مسیح موعودؑ۔

۲- وفاتِ مسیحؑ۔

۳- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پہلو — (اخلاقِ فاضلہ)

علی الترتیب ان موضوعات پر ۱۰-۱۵ منٹ کی تقاریر ہوئیں۔ محمود مجیب اصغر فسٹ۔ منصور احمد سیکنڈ اور سجاد احمد تھرڈ قرار پائے۔ ان تقاریر کے علاوہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ نواب شاہ اور مربی سلسلہ نواب شاہ نے علی الترتیب "جلسہ سالانہ کی برکات" اور "جماعت احمدیہ کا قیام اور اشاعتِ قرآن" کے موضوعات پر علمی تقاریر کیں جس سے سامعین کو جلسہ سالانہ پر جانے کی تحریک ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(۳) ماہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں زیرِ ہدایت مربی صاحب سلسلہ ۵۰۰ پمفلٹس کے پیکٹ خدام نے بنائے اور ٹکٹ لگا کر مختلف مقامات پر پوسٹ کئے۔

(۴) ماہ جنوری ۱۹۷۴ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین نے کئی پمفلٹس شہر میں تقسیم کئے اور بذریعہ ڈاک بھی روانہ کئے۔

(۵) قلمی دوستی کے لئے یہاں کے کئی خدام نے

حضرت اقدس ایدہ اللہ کو اپنے نام بھجوائے۔

---

۳ مارچ بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ نوابشاہ کے زیرِ اہتمام خدام کے مابین سائیکل ریس کا مقابلہ کرایا گیا۔ ریس نواب شاہ سے سانگھڑ روڈ پر ۱ میل جا کر ۸ میل شہزاد پور روڈ پر سرہاری چوک تک کرائی گئی۔ سانگھڑ روڈ پر نواب شاہ شہر سے باہر خدام اور جماعت کے بعض بزرگ صبح ۹ بجے اکٹھے ہوئے۔ مکرم و محترم سید محمد میاں شاہ صاحب سلیم شاہجہانپوری صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ نے اجتماعی دعا کروائی اور اس کے بعد فی البدیہہ دو شعر سنائے جو یہ ہیں ؎

حسن دیتا ہے دعوت جلوہ

پردے اُڑ اُڑ کے دیکھتے ہیں مجھے

کتنا مشہور ہو گیا ہوں

لوگ مُڑ مُڑ کے دیکھتے ہیں مجھے

دو دو خدام کے ۴ گروپ بنا کر ایک ایک منٹ کے وقفے کے بعد اُن کو روانہ کیا گیا۔ سب خدام کو سائیکلوں پر بھیج کر مکرم مربی صاحب سلسلہ اور ایک دو اور بزرگ واپس تشریف لے گئے اور خاکسار مع صدر صاحب جماعت نواب شاہ اور ایک سندھی بزرگ مکرم رضا محمد صاحب کے ہمراہ لینڈ روور پر سرہاری چوک پر پہنچ گئے۔ اول آنے والے خادم عبدالشکور صاحب ۴۷ منٹ میں پہنچے۔ دوم آنے والے راشد احمد صاحب ۴۸ منٹ ۱۰ سیکنڈ میں پہنچے اور تیسری پوزیشن لینے والے خادم محمد اشرف صاحب ۴۷ منٹ ۵۰ سیکنڈ میں پہنچے۔ آخری خادم ایک گھنٹہ دو منٹ میں پہنچا۔

سرہاری چوک پر خدام Refreshment کروائی گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک تبلیغی پروگرام شروع ہوا۔ مکرم رضا محمد صاحب سندھی نے اپنی مادری زبان میں کئی مقامی لوگوں کے سامنے تقریر کی جو سائیکلیں اور گاڑی دیکھ کر اکٹھے ہو گئے تھے۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں، علاماتِ زمانہ اور جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں اور قرآن مجید کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے اشاعت کے متعلق بڑے احسن رنگ میں تقریر کی گئی۔ پھر مکرم شاہ صاحب نے بھی اردو میں ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور خدام سائیکلوں پر واپس نواب شاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ایک خادم اُن کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکل پر آئے اور خاکسار مع ہر دو مذکورہ بالا بزرگوں کے لینڈ روور پر واپس آیا۔

مکرم رضا محمد صاحب کی تقریر کے بعد کئی سندھی لوگ اُن کے اردگرد جمع ہو گئے اور سندھی میں جماعت کے متعلق سوال پوچھتے رہے۔

مجموعی طور پر ۳۲ میل کا سفر سائیکلوں کے ذریعے کیا گیا۔ اور مقابلے کے بغیر بھی خدام نے واپسی پر صرف سوا گھنٹہ لگایا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت دے اور خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (معتمد و نائب قائد مجلس نوابشاہ)

مجلس خدام الاحمدیہ احمد آباد اسٹیٹ

مؤرخہ ۵ جنوری کو بوقت ۴½ بجے شام بروز ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ احمد آباد اسٹیٹ اور مجلس خدام الاحمدیہ نبی سر روڈ کا والی بال میچ ہوا۔ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ میچ دیکھنے والے شائقین بھی کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ دونوں ٹیموں کا کھیل بڑا معیاری اور دلچسپ تھا۔

نبی سر روڈ کی طرف سے کیپٹن حمید اللہ اور نائب کیپٹن نعیم اللہ تھے اور احمد آباد اسٹیٹ کی طرف سے کیپٹن لئیق احمد طاہر اور نائب کیپٹن مبشر احمد سہیل تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے کھلاڑیوں نے بھی اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

یہ میچ چند پوائنٹ سے نبی سر روڈ کی ٹیم نے جیت لیا۔ کھیل کے بعد مہمان ٹیم کی تواضع کی گئی اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ٹیم واپس نبی سر روڈ چلی گئی۔

(قائد خدام الاحمدیہ احمد آباد اسٹیٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ لاڑکانہ

شعبہ صحت جسمانی کے ماتحت اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ضلع لاڑکانہ کی مجالس نے مؤرخہ ۲۳ فروری بروز اتوار سائیکل پر سفر کیا۔ یہ سفر تقریباً ۸۵ میل تھا مگر ایک دن میں ۴۰ میل سفر کیا گیا۔ مندرجہ ذیل مجالس کے نمائندگان اس سفر میں شریک ہوئے:-

مجالس	نمائندہ
۱- لاڑکانہ	۳
۲- باڈہ	۱
۳- انور آباد	۳
۴- وارہ	۱
۵- کھنڈو	۱
۶- گوڑ گیج	۲

تمام خدام نے دوپہر کا کھانا جو انہوں نے اپنے گھروں سے لیا ہوا تھا بمقام "موئن جو دڑو" میں کھایا اور تقریباً ۲ گھنٹہ وہاں قیام کیا اور موئن جو دڑو کی سیر کی۔ اس کے بعد لاڑکانہ شہر کے لئے روانہ ہوئے جو ادھر موئن جو دڑو سے ۱۸ میل ہے۔ اور رات وہیں قیام کیا۔

(نذیر احمد ابڑو معتمد قیادت ضلع لاڑکانہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کنری ضلع تھرپارکر

۲/۲۷ بروز جمعرات بعد نماز فجر ایک مثالی وقار عمل منایا گیا جس میں قریباً ۳ خدام اور ۴۰ اطفال شامل ہوئے۔ مڈل اسکول کی دیوار گر گئی تھی اس کو درست کیا اور باہر سڑک کو ہموار کیا گیا۔ یہ وقار عمل قریباً ۱½ گھنٹہ جاری رہا۔ غیر از جماعت احباب نے بھی بہت خوشی کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے دعا کرائی اور وقار عمل برخاست ہوا۔

ظ/ہ ۸ بروز جمعہ بوقت ۵ بجے مجلس کرزی کی
B ٹیم اور محمود آباد کی ٹیم کے درمیان والی بال کا
میچ ہوا جس میں مجلس کرزی کی B ٹیم اللہ تعالیٰ کے
فضل سے جیت گئی۔ بعد میں مہمانوں کی چائے وغیرہ
سے تواضع کی گئی۔

(شیخ عبدالرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرزی ضلع تھرپارکر)

مجلس خدام الاحمدیہ شہر گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر نے ہر ماہ
کم از کم ایک اجتماعی وقار عمل منانے کا پروگرام بنایا
ہے۔ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ آمین

پہلا وقار عمل:۔

اس سلسلہ میں پہلا وقار عمل مورخہ ۱۵ ظ/ہ
بروز جمعہ بوقت ۴ بجے شام منایا گیا۔ اس میں خدام
کے علاوہ اطفال و انصار نے بھی شرکت کی۔ یہ
وقار عمل مسجد سول لائن میں ہوا۔ مسجد سول لائن کو جانے
والی تقریباً ۲۵ فٹ لمبی اور دس فٹ چوڑی گلی کچی
ہے جس میں بارش کا پانی کھڑا ہو جاتا تھا اور گزرنے
والے نمازی حضرات کو تکلیف ہوتی تھی۔ گلی میں
وقار عمل سے ایک روز قبل ہی ایک ٹرالی کیری کی
پہنچا دی گئی تھی جو محترم حاجی محمد شریف صاحب
سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ نے فراہم
کی تھی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

وقار عمل شروع ہونے سے پہلے ایک مختصر
اجلاس ہوا۔ اجلاس قرآن پاک کی تلاوت سے
شروع ہوا۔ اس کے بعد قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ
نے تقریر کی۔ اس میں آپ نے خدام کو مل جل کر کام
کرنے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی طرف توجہ
دلائی۔ دعا کے بعد وقار عمل شروع ہوا اور خدام
نے ایک تنظیم کے تحت بڑے جوش و خروش سے حصہ
لیا۔ اطفال کا کام بھی قابل تعریف تھا۔ وقار عمل
تقریباً ۲½ گھنٹہ تک جاری رہا۔ خدام نے بڑی
تیزی اور مستعدی کے ساتھ مسجد والی گلی میں کیری
بچھا دی اور جگہ کو ہموار کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد محترم سید احمد علی صاحب
مربی سلسلہ گوجرانوالہ بھی تشریف لے آئے اور
انہوں نے خدام کو چند نصائح کیں۔ وقار عمل کے
دوران فوٹو بھی لیے گئے۔

اس وقار عمل میں ۳۹ خدام، ۱۹ اطفال
اور ۱۴ انصار یعنی کل ۷۲ احباب نے حصہ لیا۔
آس پاس کے غیر احمدی احباب پر اس کا اچھا اثر ہوا۔
آخر میں محترم مربی صاحب نے دعا کرائی اور یہ اجتماعی
وقار عمل بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

خدا تعالیٰ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے
آمین۔

(عبدالباسط ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ
شہر گوجرانوالہ)

ایک خادم کا امتیاز:۔

مجلس گوجرانوالہ کے ایک خادم مکرم علی احمد صادق

صاحب (ابن محترم مولانا احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے گزشتہ دنوں دو انٹر کالجئیٹ مباحثوں میں شرکت کی اور دونوں میں دوم انعام حاصل کیا۔

پہلا مباحثہ مرے کالج سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ موضوع "موجودہ ترقی انسانیت کیلئے بم قاتل ہے" تھا۔

دوسرا مباحثہ ۲۶ کو اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں ہوا۔ یہ ایک پنجابی مباحثہ تھا جس کا موضوع تھا "کیمسٹری ڈاڈی اوکھی اے" اس مباحثہ میں بھی مکرم ولی احمد صادق صاحب نے دوم انعام حاصل کیا۔ (ملک محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر)

تربیتی کلاس ضلع خیرپور

۱۔ **شرکت مجالس حلقہ**:- قیادت ضلع خیرپور کے زیراہتمام حلقہ جنوبی کی تربیتی کلاس مؤرخہ ۱۰-۱۱ ہجرت بروز جمعہ ہفتہ کرونڈی میں منعقد ہوئی۔ جس میں حلقہ کی ۴ مجالس نے شرکت کی۔ کلاس میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد ۲۷ اور اطفال کی تعداد ۱۳ تھی۔ (حلقہ کے علاوہ مجلس بھریا روڈ ضلع نوابشاہ کے ۴ خدام اور ۲ اطفال نے بھی شرکت کی۔

۲۔ **افتتاحی اجلاس**:- مؤرخہ ۱۰ ہجرت بعد نماز جمعہ تلاوت و عہد و نظم کے بعد خاکسار (قائد ضلع) نے اس کلاس کا افتتاح کیا۔

۳۔ **تعلیمی و تربیتی پروگرام**:- اس کلاس میں تربیتی و تعلیمی پروگراموں کیلئے تین اجلاس ہوئے۔ جن میں اختلافی مسائل، غسل، وضو، نماز اور کھانے پینے کے آداب اور فقہی مسائل بتائے گئے۔ نیز سترہ آیات اور آخری پانچ سورتیں تمام خدام و اطفال کو حفظ کروائی گئیں۔
تربیتی پروگراموں میں تسبیح و تحمید، ذکر الٰہی اور درود شریف اور نماز تہجد کے پروگرام تھے۔

۴۔ **عملی پروگرام**:- اس کلاس میں آم کی پیوندکاری اور صابن سازی کے بھی پروگرام شامل تھے۔ چنانچہ خاکسار نے ۵ خدام و اطفال کو آم کی پیوندکاری سکھائی۔ اور مجلس کرونڈی کے ایک خادم نے صابن سازی کا طریق سکھایا۔ یہ دونوں پروگرام بہت مفید ثابت ہوئے۔ خدام و اطفال میں بڑے پسند کئے گئے۔

۵۔ **مقابلہ جات علمی و ورزشی**:- کلاس میں شامل ہونے والے خدام و اطفال نے مختلف مقابلوں میں بھی حصہ لیا۔

چنانچہ ۱۴ خدام اور ۱۰ اطفال نے مقابلہ تلاوت میں حصہ لیا۔ خدام میں رفیق احمد صاحب مجلس بھریا روڈ اوّل اور منیر احمد صاحب مجلس کرونڈی دوم قرار پائے۔ اطفال میں خالد محمود مجلس کرونڈی اور محمد ایوب مجلس جمال پور دوم قرار پائے۔

مقابلہ نظم میں ۷ خدام نے حصہ لیا۔ مکرم نصیر احمد طاہر مجلس کرونڈی اول اور مکرم منیر احمد کرونڈی دوم قرار پائے۔

خدام کی معلومات کا بھی جائزہ لیا گیا اور دینی معلومات سے متعلق سوالات مربیان کرام نے کئے۔

دورزشی مقابلہ جات میں نشانہ غلیل کا مقابلہ ہوا جس میں ۵ خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں محمد ایوب طفل جمال پور اوّل اور محمد اشرف خادم کرونڈی دوم قرار پائے۔

۶۔ جلسہ سیرت النبیؐ :۔ اس تربیتی کلاس کا ایک اہم حصہ جلسہ سیرت النبیؐ تھا جو مورخہ ۱۰ ار ہجرت بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کرونڈی میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ اور مکرم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ باندھی نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے سیرت کے واقعات بیان کئے۔ علاوہ ازیں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان مقام بیان کیا۔ اس جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ غیر از جماعت احباب بھی بکثرت شریک ہوئے۔

۷۔ اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات :۔ مورخہ ۱۱ ار ہجرت بروز ہفتہ ایک بجے دوپہر اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر مجلس نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ اور مکرم صدر صاحب کے علاوہ خاکسار نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور خدام و اطفال کو نصائح کیں۔ بالآخر یہ تربیتی کلاس ½ ۱۲ بجے عہد و دعا کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ مجلس کرونڈی شکریہ کی مستحق ہے جنہوں نے مہمانوں کے لئے قیام و طعام کے انتظامات کئے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

خاکسار عبد اللطیف احمد (جمال پور)
قائد ضلع خیر پور سندھ

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شہزیب
شہزیب
شہزیب
مرض اٹھرا کی بہترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ ــــ ٹنڈو محمد خان ــــ گوجرانوالہ

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا
پاپلین۔ لٹھا۔ کیمرک۔ فلالین۔ رنگدار و پرنٹ بنانے والے
سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبول روڈ۔ لائلپور
فون ملز: ۶۹۴۹
فون آفس منڈی گلی: ۲۴۸۳
فون آفس گول کپڑا: ۲۳۵۴
ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں

سور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی آمد پر مہتممین مرکزیہ نے حضور کا استقبال کیا ۔ ناظم صاحب اعلی شرف مصافحہ حاصل کر رہے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز محترم عطاء المجیب صاح راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے تربیتی کلا میں مجالس اور خدام کی نمائندگی کے گوشوارہ کے سلس میں گفتگو فرما رہے ہیں ۔

اختتامی تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے ۔اس تصویر میں حضور سید محبوب جنود صاحب (سرگودھا) کو انعام عطا فرما رہے ہیں ۔

Monthly **KHALID** Rabwah

JUNE. JULY 1974
REGD. No. L5830

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز تربیتی
کلاس میں نمائندگی
کا دس سالہ گوشوارہ
ملاحظہ فرما رہے
ہیں -

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب
میں خدام سے خطاب فرما رہے ہیں -

اختتامی تقریب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا
فرمائی - جس کے بعد یہ کلاس خدا کے فضل و
احسان سے اختتام پذیر ہوئی -

Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.